SUN.27.July.2025
VOLUME:20 NO:182
Mob:8055362952
Price: 3=00
Pages=4

waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

Established May 1994 :قائم شدہ: مئی

RNI No. MAHURD/2006/16935
ناندیڑ اور پربھنی سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت

بروز اتوار 27/جولائی 2025
جلد:20 شمارہ: 182
یکم/صفرالمظفر 1447ھ
قیمت 00=3روپے
صفحات: 4

ورقِ تازہ
ناندیڑ

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
waraquetazadaily@rediffmail.com-Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in
HON'RY EDITOR:Mohd.Taqui (M.A,B.Ed)
اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے، بی۔ایڈ)

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MJ
MUSKAN
JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

الحاج قاضی نوید محی الدین صدیقی
M.: 9960532993
7249532993
KJ
کنگن جویلرس
KANGAN
JEWELLERS
اسحاق ٹاور، صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔
ہمارے پاس ترکش، کویتی، عربی سونے کے زیورات تیار اور آرڈر کے مطابق بنا کر دیئے جاتے ہیں۔

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MJ
MUSKAN
JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

بی جے پی کو اس کے گڑھ گجرات میں شکست دینے پر زور

راہول گاندھی کا گجرات میں پارٹی کارکنوں سے خطاب، الیکشن کمیشن پر بھی تنقید

احمد آباد-26/جولائی (ایجنسیز) لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف گاندھی نے سنگاٹھن سوجن ابھیان (پارٹی تنظیم کو مضبوط کرنے کی مہم) کے تحت کانگریس کے ضلعی صدور کے تربیتی کیمپ سے اپنے خطاب کے دوران الیکشن کمیشن کو تنقید کا نشانہ بنایا اور متعصب اور جانبدار ہونے کا الزام عائد کیا۔ انہوں نے پارٹی ورکرس اور قائدین پر بی جے پی کو اس کے گڑھ یعنی گجرات میں شکست دینے پر زور دیا اور کہا کہ یہ ضروری ہے۔ راہول گاندھی ہفتہ کو ایک روزہ دورے پر گجرات کے آنند ضلع پہنچے جہاں انہوں نے پارٹی کی ضلع اکائیوں کے نومنتخب سربراہوں سے خطاب کیا۔ یہ پروگرام 'سنگٹھن سریجن ابھیان' کے تحت منعقد تین روزہ تربیتی کیمپ کا حصہ ہے جس کا مقصد 2027 کے ریاستی اسمبلی انتخابات سے قبل پارٹی کو زمینی سطح پر مضبوط کرنا ہے۔ راہول گاندھی نے اپنے دورے کا آغاز وڈودرا ہوائی اڈے سے کیا۔ آنند کے نواح میں واقع ایک ریزورٹ میں تربیتی کیمپ جاری ہے جس میں گجرات بھر کے ضلعی صدور اور پارٹی کارکنان شرکت کر رہے ہیں۔ یہ کیمپ 28 جولائی تک جاری رہے گا۔ راہول گاندھی نے اس کیمپ کے دوران پارٹی رہنماؤں کو آئندہ سیاسی چیلنجز سے نمٹنے کیلئے تیار رہنے کی تلقین کی۔ انہوں نے زور دیا کہ مقامی سطح پر تنظیم کو متحرک اور مربوط بنانا پارٹی کی کامیابی کیلئے ناگزیر ہے۔ یہ تربیتی سیشن کانگریس کے 'مشن 2027' کا حصہ ہے، جس کا نشانہ ریاست میں پارٹی کی سابقہ پوزیشن کو بحال کرنا اور بی جے پی کے غلبہ کو چیلنج کرنا ہے۔ راہول گاندھی نے اپنے خطاب میں کہا کہ پارٹی کو گاؤں، قصبے اور ہر محلے کی سطح تک متحرک کیا جانا چاہیے تاکہ عوام کے حقیقی مسائل پر آواز بلند کی جا سکے۔ دورے کے دوران راہول گاندھی کی مقامی ڈیری کسانوں اور کوآپریٹو شعبہ کے رہنماؤں سے ملاقات بھی طے ہے۔ یہ ملاقات حال ہی میں ہمت نگر میں سابر ڈیری کے باہر دودھ کی خریداری قیمتوں میں کمی کے خلاف کسانوں کے مظاہروں کے پس منظر میں ہے۔ مظاہرین نے شکایت کی تھی کہ حکومت کسانوں کے حق میں فیصلے کرنے کے بجائے ان کے معاشی مفادات کو نظر انداز کر رہی ہے۔ کانگریس کا کہنا ہے کہ وہ کسانوں کی آواز بن کر ابھرے گی اور ان کے مسائل کو اسمبلی اور پارلیمان دونوں میں اٹھایا جائے گا۔ قابل ذکر ہے کہ حال ہی میں کانگریس نے گجرات کے تمام اضلاع میں نئی ضلعی قیادت کا تقرر کیا ہے۔ اس اقدام کو تنظیمی ڈھانچے کی اصلاح اور ریاست میں اپنی بنیاد کو از سر نو مضبوط کرنے کی کوشش قرار دیا جا رہا ہے۔ راہول گاندھی کا یہ دورہ تنظیمی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ زمینی سطح پر کارکنوں سے براہ راست جڑنے اور آنے والے انتخابات کی تیاریوں کو رفتار دینے کی ایک کوشش بھی ہے۔

ریلوے کی بڑی کارروائی: آئی آر سی ٹی سی کے 2.5 کروڑ سے زائد مشتبہ صارفین کے کھاتے غیر فعال

نئی دہلی: ریلوے نے ٹکٹوں کی فرضی بکنگ اور خودکار نظام کے غلط استعمال پر شکنجہ کستے ہوئے آئی آر سی ٹی سی کے 2.5 کروڑ سے زائد صارفین کے کھاتوں کو غیر فعال کر دیا ہے۔ یہ قدم مشتبہ بکنگ پیٹرن، فرضی اکاؤنٹس اور غیر مجاز سافٹ ویئر کے ذریعے ٹکٹ بکنگ کرنے والے صارفین کے خلاف بڑے پیمانے پر کی گئی ڈیجیٹل کارروائی کا حصہ ہے۔ ریلوے حکام کے مطابق اس مہم کا مقصد عام مسافروں کو پریشانی سے بچانا اور سسٹم کو شفاف بنانا ہے۔ دراصل ان اکاؤنٹ کے ڈی-ایکٹیو ہونے سے پہلے تتکال ٹکٹ بکنگ میں کئی طرح کے مسائل پیش آ رہے تھے۔ اکثر دیکھا جا رہا تھا کہ تتکال بکنگ ونڈو کھلنے کے کچھ ہی منٹوں میں ٹکٹ غائب ہو جاتے تھے کیونکہ باٹس کا استعمال کر کے ایجنٹ سارے ٹکٹ غائب کر دیتے تھے، جس سے عام مسافر ٹکٹ بک نہیں کر پاتا تھا۔ حالانکہ اب تبدیلی کے بعد ریلوے مسافروں کو بڑی راحت ملتی ہوئی دکھائی دے رہی ہے۔ پارلیمنٹ میں حکومت نے بتایا کہ ٹکٹ بکنگ سسٹم میں گڑبڑیوں کو روکنے کے لیے آئی آر سی ٹی سی نے حال ہی میں 2.5 کروڑ سے زیادہ یوزر آئی ڈی ڈی ایکٹیو کیے ہیں کیونکہ ان یوزرس کی آئی ڈی مشتبہ پائی گئی تھی۔

بنگالی بولنے والے مسلمانوں کو

بندوق کی نوک پر بھیجا جا رہا بنگلہ دیش: اسدالدین اویسی

آسام اور ہریانہ سمیت کئی ریاستوں میں بنگالی بولنے والے مسلمانوں کو حراست میں لیے جانے کے معاملہ پر اسد الدین اویسی نے سخت اعتراض کیا ہے۔ اے آئی ایم آئی ایم کے صدر اویسی نے کہا کہ "یہ لوگ ہندوستانی شہری ہیں، لیکن انہیں بندوق کی نوک پر بنگلہ دیش بھیجا جا رہا ہے۔" ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ مرکزی اور ریاستی حکومتیں مسلمانوں کے ساتھ امتیازی سلوک کر رہی ہیں۔ اسد الدین اویسی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر پوسٹ کرتے ہوئے لکھا کہ "ہندوستان کے مختلف حصوں میں پولیس بنگالی زبان بولنے والے مسلم شہریوں کو غیر قانونی طور پر حراست میں لے رہی ہے اور ان پر بنگلہ دیشی ہونے کا الزام عائد کر رہی ہے۔ بندوق کی نوک پر ہندوستانی شہریوں کو بنگلہ دیش بھیجے جانے کی پریشان کرنے والی خبریں سامنے آ رہی ہیں۔" ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ "یہ حکومت کمزوروں کے ساتھ سختی سے پیش آ رہی ہے۔ جن لوگوں پر غیر قانونی تارکین وطن ہونے کا الزام عائد کیا جا رہا ہے، ان میں سے زیادہ تر غریب لوگ ہیں۔" اویسی کے مطابق جن لوگوں کو بنگلہ دیشی بتایا جا رہا ہے ان میں جھگی-جھونپڑی میں رہنے والے، صفائی کرنے والے، کوڑا چننے والے اور گھریلو ملازمین وغیرہ ہیں۔ انہیں بار بار نشانہ بنایا جاتا ہے کیونکہ وہ پولیس کے مظالم کا مقابلہ کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہیں۔ انہوں نے ایک اور 'ایکس' پوسٹ میں لکھا کہ "پولیس کے پاس کسی بھی شخص کو صرف اس لیے حراست میں لینے کا حق نہیں ہے کہ وہ کوئی خاص زبان بولتا ہے۔ یہ وسیع حراست غیر قانونی ہیں۔" قابل ذکر ہے کہ کچھ روز قبل پولیس نے پونے شہر سے 5 بنگلہ دیشی خواتین کو گرفتار کیا تھا۔ 20 سے 28 سال کی عمر کے درمیان کی یہ خواتین بغیر کسی درست دستاویزات کے ہندوستان میں رہ رہی تھیں۔ دوسری جانب آسام کی ہیمنت بسوا کی حکومت نے غیر قانونی بنگلہ دیشیوں کو بڑے پیمانے پر نکالنا شروع کر دیا ہے۔ آسام حکومت کا کہنا ہے کہ جب تک قبائلیوں کی زمینیں خالی نہیں کرا لی جاتیں تب تک یہ مہم جاری رہے گی۔

'راہل گاندھی دوسرے امبیڈکر ثابت ہوں گے'، دلت لیڈر کا دعویٰ

تلنگانہ میں ریاستی حکومت ایس سی اور ایس ٹی طبقات کے سرمایہ کاروں کو کارپوریٹ شعبہ میں آگے بڑھانے کے لیے کئی منصوبے چلا رہی ہے۔ تلنگانہ کی اسی پیش قدمی پر کانگریس لیڈر اُدت راج کا ایک بیان سامنے آیا ہے۔ انھوں نے کہا ہے کہ جس طرح تلنگانہ حکومت ایس سی اور ایس ٹی طبقات کے لیے منصوبے چلا رہی ہے، راہل گاندھی او بی سی کے لیے اس طرح کا منصوبہ پورے ملک میں چلانا چاہتے ہیں۔ انھوں نے مزید کہا کہ اگر او بی سی راہل گاندھی کے نظریات کو سمجھیں گے تو وہ ملک کے دوسرے امبیڈکر ثابت ہوں گے۔ دراصل راہل گاندھی نے گزشتہ روز تالکٹورہ اسٹیڈیم میں تقریر کرتے ہوئے کہا تھا کہ انھوں نے اپنے سیاسی کیریئر میں او بی سی طبقہ کے لیے کچھ نہیں کیا۔ یہ ان کی سب سے بڑی غلطی تھی۔ انھوں نے کہا کہ جو کام میں او بی سی طبقہ کے لیے اب تک نہیں کر پایا، اسے اب دوگنی رفتار سے کروں گا۔ راہل گاندھی کے اس نظریہ کی اُدت راج نے تعریف کی۔ ساتھ ہی انھوں نے کہا کہ تلنگانہ میں ڈاٹا اکٹھا کیا گیا ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ کارپوریٹ شعبہ میں کتنے ایس سی اور ایس ٹی سرمایہ کار ہیں، اور ان میں سے کتنوں کے پاس ملازمت ہے۔ انھوں نے کہا کہ یہی بات راہل گاندھی پورے ملک کے لیے کرنا چاہتے ہیں۔ ان کی باتوں میں بہت دور اندیشی ہے۔ انھوں نے مزید کہا کہ اگر ہم پسماندوں یا دلتوں کو آگے لائیں گے تو ہمارے ملک میں معیشت بڑھے گی۔ اس سے سماج میں موجود عدم مساوات کم ہوگی۔ دلت لیڈر اُدت راج نے اپنے سوشل میڈیا اکاؤنٹ پر ایک پوسٹ شیئر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ او بی سی کو سوچنا پڑے گا کہ تاریخ بار بار ترقی کے لیے موقع نہیں دیتی۔ تالکٹورہ اسٹیڈیم میں راہل گاندھی نے جو کچھ کہا، اس پر عمل شروع کر دیں اور ساتھ دیں۔

ممبئی ایئرپورٹ پر بم کی اطلاع سے افراتفری

چپے چپے کی تلاشی کے بعد دھمکی افواہ ثابت ہوئی

ممبئی۔26/جولائی (ایجنسیز) پولیس کنٹرول روم کو یکے بعد دیگرے تین الگ الگ نمبروں سے آئے دھمکی بھرے فون سے ہنگامہ مچ گیا۔ فون کرنے والے نے دعویٰ کیا کہ ممبئی انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر بم رکھا ہے اور کچھ ہی دیر میں زوردار دھماکہ ہونے والا ہے۔ اس کے بعد ایئرپورٹ میں موجود سیکوریٹی اہلکار مستعد ہو گئے اور پورے احاطے میں تلاشی مہم شروع کر دی گئی۔ اس تلاشی میں کچھ بھی مشتبہ چیز ملنے کی اطلاع نہیں ہے۔ ایک افسر نے بتایا کہ پولیس کو جمعہ کی دیر رات چھترپتی شیواجی مہاراج بین الاقوامی ہوائی اڈے کے ٹرمینل 2 پر دھمکی بھرا فون آیا۔ اس دھمکی کے بعد پورے ہوائی اڈہ احاطے میں افراتفری مچ گئی۔ ہوائی اڈہ انتظامیہ نے الرٹ جاری کرتے ہوئے تلاشی مہم شروع کر دی جو تین گھنٹے تک چلی۔ حالانکہ جانچ میں کچھ بھی مشتبہ نہیں ملا اور ممبئی پولیس کے کنٹرول روم میں آیا یہ فون کال فرضی اور یہ دھمکی افواہ ثابت ہوئی۔ افسر نے بتایا کہ ایک اور کال بھی آیا تھا جس میں دعویٰ کیا گیا کہ دھماکہ شام 6.15 بجے ہوگا۔ جانچ میں پتہ چلا کہ دونوں فون ایک ہی شخص نے کیے تھے۔ اس کے خلاف معاملہ درج کر کے آگے کی کارروائی کی جا رہی ہے۔ ایک دیگر افسر نے بتایا کہ ریلوے پولیس کے کنٹرول روم کو بھی چھترپتی شیواجی مہاراج ٹرمینس پر دھماکہ ہونے کا دھمکی بھرا فون آیا تھا حالانکہ بم ڈسپوزل دستے اور ڈاگ اسکواڈ کے ذریعہ گہری جانچ کے بعد یہ بھی ایک فرضی فون کال ثابت ہوا۔ ابتدائی جانچ میں سامنے آیا ہے کہ یہ دھمکی بھرے کال آسام اور مغربی بنگال سرحد کے پاس فعال موبائل نمبروں کا استعمال کر کے کیے گئے تھے۔ ممبئی کی آزاد میدان پولیس نے نامعلوم فون کرنے والے کے خلاف جانچ شروع کر دی ہے۔

لڑکی سے چلتی ایمبولینس میں عصمت دری

گیا: بہار کے ضلع گیا سے ایک انسانیت سوز واقعہ سامنے آیا ہے جس نے ریاست بھر میں سنسنی پھیلا دی ہے۔ ہوم گارڈ کی بھرتی کے لیے دوڑ میں شریک ایک نوجوان خاتون امیدوار کے ساتھ چلتی ایمبولینس میں زیادتی کی گئی۔ 'آج تک' کی رپورٹ کے مطابق، پولیس نے فوری کارروائی کرتے ہوئے ایمبولینس ڈرائیور اور ٹیکنیشن کو گرفتار کر لیا ہے۔ یہ واقعہ جمعرات کے روز بودھ گیا کے بی ایم پی 3 پریڈ گراؤنڈ پر اس وقت پیش آیا جب ریاست میں ہوم گارڈز کی بھرتی کے لیے جسمانی ٹیسٹ ہو رہے تھے۔ دوڑ کے دوران ایک نوجوان خاتون امیدوار اچانک بیہوش ہو گئی۔ موقع پر موجود عملے نے ایمبولینس کو فوری طور پر بلایا تاکہ اسے اسپتال پہنچایا جا سکے۔ متاثرہ لڑکی کو ایک ایمبولینس میں ڈرائیور ونے کمار اور ٹیکنیشن اجیت کمار کے ساتھ اسپتال لے جایا گیا۔ تاہم اسپتال پہنچنے کے بعد جب لڑکی کو ہوش آیا تو اس نے ڈاکٹروں کو بتایا کہ اسپتال لے جاتے وقت چلتی ایمبولینس میں اس کے ساتھ زیادتی کی گئی۔ ڈاکٹروں نے فوری طور پر پولیس کو مطلع کیا۔ پولیس نے سنجیدگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے دو گھنٹوں کے اندر اندر دونوں ملزمان کو گرفتار کر لیا۔

بہار میں ووٹر لسٹ سے نام ہٹانا

جمہوریت کا دم گھونٹنے کے مترادف: منوج جھا

نئی دہلی: بہار میں ووٹر لسٹ کی خصوصی گہری نظرثانی (ایس آئی آر) کے پہلے مرحلے کے اختتام کے بعد سیاسی ہلچل تیز ہو گئی ہے۔ اس عمل پر راشٹریہ جنتا دل (آر جے ڈی) کے سینئر رہنما اور رکن پارلیمان منوج جھا نے شدید اعتراضات کیے ہیں۔ منوج جھا نے کہا کہ کسی بھی ووٹر، خواہ وہ کسی بھی پارٹی کا حامی ہو، کا نام ووٹر لسٹ سے ہٹانا جمہوری عمل کے لیے انتہائی نقصان دہ ہے۔ انہوں نے اس اقدام کو 'جمہوریت پر سیاہ داغ' قرار دیتے ہوئے خبردار کیا کہ اس سے جمہوریت کا دم گھٹ سکتا ہے۔ آر جے ڈی رہنما نے ایک نیوز ایجنسی سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ وہ ووٹر لسٹ کے مکمل اپلوڈ ہونے کے بعد ہر پہلو کی گہرائی سے جانچ کریں گے۔ منوج جھا نے 28 جولائی کو سپریم کورٹ میں ہونے والی سماعت کا بھی حوالہ دیا، جس میں ووٹر ویری فکیشن کے عمل کی شفافیت اور قانونی حیثیت پر بات ہوگی۔ ان کا کہنا تھا کہ انہیں سپریم کورٹ سے انصاف کی امید ہے۔ انہوں نے یہ بھی الزام لگایا کہ الیکشن کمیشن کی موجودہ کارروائیوں کا انداز ایسا ہے جیسے وہ 'بے دخلی کی مہم' چلا رہا ہو، جس سے بہت سے مستحق ووٹرز کے نام فہرست سے غائب ہو سکتے ہیں۔ واضح رہے کہ بہار میں ووٹر لسٹ کی خصوصی جانچ کا پہلا مرحلہ مکمل ہو چکا ہے لیکن اپوزیشن کی طرف سے بار بار یہ الزام لگایا جا رہا ہے کہ حکومت جان بوجھ کر حقیقی ووٹروں کے نام حذف کر رہی ہے تاکہ انتخابی نتائج پر اثر ڈالا جا سکے۔ دوسری جانب الیکشن کمیشن نے ان الزامات کو یکسر مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ کسی بھی اہل ووٹر کا نام ووٹر لسٹ سے نہیں ہٹایا جائے گا۔ کمیشن نے اعلان کیا ہے کہ یکم اگست سے یکم ستمبر تک ہر ووٹر اور سیاسی پارٹی کو موقع دیا جائے گا کہ وہ بی ایل او یا بی ایل اے سے ہوئی کسی بھی ممکنہ غلطی کی اصلاح کے لیے درخواست دے سکیں۔ اگر کسی مستحق شخص کا نام چھوٹ گیا ہو یا کسی غیر مستحق کا نام شامل ہو گیا ہو، تو وہ درستگی کے لیے معلومات دے سکتا ہے۔ الیکشن کمیشن کا کہنا ہے کہ اس پورے عمل کا مقصد ووٹر لسٹ کو زیادہ شفاف، درست اور قابل بھروسا بنانا ہے، نہ کہ کسی خاص طبقے کو نشانہ بنانا۔ اس کے باوجود، منوج جھا سمیت کئی اپوزیشن لیڈران اسے شک کی نظر سے دیکھ رہے ہیں۔

بہار میں بڑھتے جرائم پر گہری تشویش کا اظہار

مجھے دُکھ ہے کہ ایسی حکومت کی حمایت کر رہا ہوں: چراغ پاسوان

پٹنہ۔26/جولائی (ایجنسیز) بہار میں 2 ماہ بعد اسمبلی انتخاب ہونے والا ہے۔ اس سے قبل یہاں کی سیاست میں خوب ہلچل دیکھی جا رہی ہے۔ اپوزیشن اور حکومت ایک دوسرے پر سنگین الزامات عائد کر رہے ہیں۔ اس درمیان لوک جن شکتی پارٹی (رام ولاس) کے سربراہ اور مرکزی وزیر چراغ پاسوان نے لگاتار ہو رہے جرائم کے واقعات پر حکومت کو کٹہرے میں کھڑا کر دیا ہے اور اس پر گہری تشویش کا اظہار کیا ہے۔ انھوں نے کہا ہے کہ مجھے دُکھ ہے کہ میں ایسی حکومت کی حمایت کر رہا ہوں جہاں جرائم بے قابو ہو گئے ہیں۔ بہار میں گزشتہ کچھ دنوں سے لگاتار قتل کی خبریں سامنے آ رہی ہیں۔ گزشتہ ایک ماہ کے اندر 50 سے زائد قتل کے معاملے سامنے آئے ہیں۔ بر سر عام گولی چلائے جانے کے کئی واقعات دیکھنے پیش آ چکے ہیں اور ہاسپٹل میں ہوئے قتل واقعہ نے لوگوں کو خوفزدہ کر دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اب حکومت سے سوال کیے جا رہے ہیں۔ حکومت کی حمایت کرنے والی سیاسی پارٹیاں بھی اب سوال کھڑے کر رہی ہیں۔ بہار میں بڑھتے ان جرائم کے واقعات پر مرکزی وزیر چراغ پاسوان نے کہا کہ جس طرح سے جرم ہو رہے ہیں، انتظامیہ مجرموں کے سامنے پوری طرح بے بس ہو گئی ہے۔ یہ درست ہے کہ ان حادثات کی مذمت ضرور ہے لیکن ایسے واقعات کیوں ہو رہے ہیں؟ اس پر بات کرنا ضروری ہے۔ جرائم کا ایک سلسلہ جاری ہے۔ اگر یہ ایسے ہی چلتا رہا تو حالات خوفناک ہو جائیں گے بلکہ خوفناک ہو چکے ہیں۔ چراغ پاسوان نے نتیش حکومت کی کارگزاری پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ بہار میں ہو رہے واقعات پر اگر یہ کہا جائے کہ یہ انتخاب کی وجہ سے ہو رہے ہیں تو میں یہ بھی کہہ سکتا ہوں کہ ایسا ہو سکتا ہے۔ یہ حکومت کو بدنام کرنے کی سازش ہو سکتی ہے لیکن پھر بھی اس پر قابو کرنا انتظامیہ کی ذمہ داری ہے۔ انھوں نے مزید کہا کہ ان سب کے درمیان میں حکومت وقت رہتے قدم اٹھائے۔ مجھے دُکھ ہے کہ میں ایسی حکومت کی حمایت کر رہا ہوں جہاں جرائم بے قابو ہو گئے ہیں۔

30 جولائی کو لانچ ہوگا زمین کی نگرانی کرنے والا پہلا سیٹلائٹ 'نسار'

سری ہری کوٹہ: انڈین اسپیس ریسرچ آرگنائزیشن (اسرو) 30 جولائی کو 'نسار' (ناسا-اسرو سنتھیٹک اپرچر رڈار) مشن کے آغاز کے ساتھ ایک بڑی کامیابی حاصل کرنے کی تیاری کر رہا ہے۔ اسرو کے چیئرمین اور خلائی محکمہ کے سکریٹری ڈاکٹر وی نارائنن نے کہا کہ 30 جولائی کو ہم 'نسار' (ناسا-اسرو سنتھیٹک اپرچر رڈار) مشن شروع کرنے جا رہے ہیں۔ سیٹلائٹ کو ہندوستانی راکٹ کے ذریعہ مدار میں رکھا جائے گا۔ ہندوستانی خلائی تحقیقی ادارہ نے کہا کہ 'نسار' (اسرو اور ناسا کا پہلا مشترکہ زمین کا مشاہدہ کرنے والا سیٹلائٹ) 30 جولائی کو شام 5:40 بجے آندھرا پردیش کے سری ہری کوٹا میں واقع ستیش دھون خلائی مرکز سے لانچ کیا جائے گا۔ اس مشن کا بجٹ 12500 کروڑ روپے ہے۔ اسرو کے مطابق 'نسار' سیٹلائٹ کا لانچ دونوں خلائی ایجنسیوں کے درمیان ایک دہائی سے زیادہ طویل تعاون میں ایک اہم سنگ میل ثابت ہوگا۔ اسرو نے بتایا کہ یہ سیٹلائٹ ہر 12 روز میں پوری زمین کا اسکین کرے گا، اور دن و رات تمام موسم میں ہائی ریزولوشن ڈیٹا فراہم کرے گا۔ سیٹلائٹ زمین کی سطح پر انتہائی باریک سے باریک تبدیلیوں کی نشاندہی کرنے کے قابل ہوگا، جیسے پودوں میں تبدیلی، برف کی چادروں کا کھسکنا اور زمین کی خرابی وغیرہ۔ اسرو نے یہ بھی کہا کہ اس مشن سے سمندری سطح کی نگرانی، جہازوں کا پتہ لگانا، طوفانوں پر نظر رکھنا، مٹی کی نمی میں تبدیلی، سطح آبی وسائل کی نقشہ سازی اور آفت کے نظام جیسے کئی اہم شعبوں میں معاون ہوگا۔ یہ سیٹلائٹ زلزلہ سے زمین میں آئی ہلکی دراڑیں یا برف کی چادروں میں ہونے والی تبدیلیوں کا بھی پتہ لگائے گا۔ جی ایس ایل وی-ایف 16 اس سیٹلائٹ کو 743 کلومیٹر اونچے سَن-سائنکرونس مدار میں رکھے گا، جس کا جھکاؤ 40.98 ڈگری ہوگا۔ 'نسار' زمین کی نگرانی کرنے والا پہلا سیٹلائٹ ہے اس میں 2 الگ بینڈ (ناسا کا ایل-بینڈ اور اسرو کا ایس-بینڈ) کے رڈار ہیں۔ جس کی وجہ سے یہ گھنے جنگلات کے نیچے سے بھی ڈیٹا اکٹھا کرنے کے قابل ہوگا۔ 'نسار' سیٹلائٹ میں ایس اے آر کا استعمال کیا گیا ہے۔ اس تکنیک سے رڈار سسٹم کی مدد سے بہت اچھی تصویریں لی جا سکیں گی۔ اسی تکنیک کی مدد سے ہر 12 روز میں پوری زمین کی سطح کی ہائی ریزولوشن تصویریں لی جائیں گی۔

آپ UPI پر اندھا دھند ادائیگی بند کر دیجئے

ڈیجیٹل ادائیگی ہمیشہ مفت نہیں ہوگی: گورنر آر بی آئی سنجے ملہوترا

ممبئی: 26۔ جولائی (ایجنسیز)۔ ریزرو بینک آف انڈیا کے گورنر سنجے ملہوترا نے یونیفائیڈ پیمنٹس انٹرفیس (یو پی آئی) ادائیگی کے بارے میں بڑا اشارہ دیا ہے۔ انہوں نے جمعہ کو کہا کہ مستقبل میں یو پی آئی انٹرفیس کو مالی طور پر مزید مضبوط بنانے پر زور دیا جائے گا۔ اس کے ساتھ انہوں نے کہا کہ آنے والے دنوں میں یہ ڈیجیٹل ادائیگی ہمیشہ مفت نہیں ہوگی۔ اس کیلئے چارج ادا کرنا پڑے گا۔ آر بی آئی کے گورنر نے ممبئی میں ایک پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے یہ بات کہی۔ انہوں نے مزید کہا کہ ابھی یونیفائیڈ پیمنٹس انٹرفیس (UPI) سسٹم بغیر کسی فیس کے کام کر رہا ہے لیکن یہ زیادہ دیر تک نہیں چلے گا۔ سنجے ملہوترا نے کہا کہ اگرچہ حکومت اس کیلئے بینکوں اور دیگر اسٹیک ہولڈرز کو کچھ سبسڈی دیتی ہے۔ حکومت ایسا اس لیے کرتی ہے تاکہ UPI سسٹم ریئل ٹائم انفراسٹرکچر میں بغیر کسی رکاوٹ کے چل سکے۔ آر بی آئی کے گورنر نے مزید کہا کہ آج کے دور میں ڈیجیٹل ادائیگیوں کو محفوظ بنانا بھی ضروری ہے اور ہمارا ملک ہمیشہ سے اس کیلئے پرعزم رہا ہے اور مستقبل میں بھی ایسا ہی رہے گا۔ انہوں نے خبردار کیا کہ انفراسٹرکچر کی پائیداری کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ ایسی صورت حال میں کسی کو رقم ادا کرنی پڑے گی۔ لوگ بلا امتیاز UPI ادائیگی کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آج کے دور میں ہر کوئی یو پی آئی کی ادائیگی اندھا دھند کر رہا ہے۔ پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے سنجے ملہوترا نے اس سے جڑے اخراجات کا بھی ذکر کیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ بہت تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ صرف دو سالوں میں یونیفائیڈ پیمنٹس انٹرفیس (یو پی آئی) کا اعداد و شمار 31 کروڑ سے بڑھ کر 60 کروڑ ہو گیا ہے۔ اس رفتار نے بنیادی ڈھانچے کو مضبوط بنانے کیلئے دباؤ پیدا کیا ہے۔ حکومت ہند اس UPI ٹرانزیکشن کیلئے صارفین سے کوئی فیس نہیں لیتی ہے۔ اس کے ساتھ اس سے کوئی ریونیو بھی نہیں ملتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مرچنٹ ڈسکاؤنٹ ریٹ (MDR) صفر ہے۔ اس حوالے سے اس انڈسٹری کے لوگوں کا ماننا ہے کہ اگر یہی صورتحال رہی تو زیادہ دیر نہیں چلے گی۔ ریزرو بینک آف انڈیا کے گورنر نے کہا کہ آنے والے دنوں میں شرح سود میں کمی پر غور کیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مانیٹری پالیسی کا فیصلہ مستقبل کو مدنظر رکھ کر کیا جاتا ہے۔ اس میں مہنگائی کے موجودہ اعداد و شمار بہت اہم ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مہنگائی کی موجودہ شرح 1.2 فیصد ہے۔

ایشیا کپ 2025 کا شیڈول جاری

9 سے 28 ستمبر تک گا ٹورنامنٹ، ہندو پاک یکساں گروپ میں

ایشیائی کرکٹ کا 'مہا کمبھ' یعنی ایشیا کپ رواں سال ستمبر ماہ میں کھیلا جائے گا۔ ایشین کرکٹ کونسل (اے سی سی) کے چیئرمین محسن نقوی نے اس کے لیے شیڈول کا آج اعلان کر دیا۔ حالانکہ مکمل شیڈول جاری نہیں کیا گیا ہے۔ انھوں نے کہا ہے کہ ٹورنامنٹ کی تفصیل بہت جلد جاری کی جائے گی۔ فی الحال یہ جانکاری دی گئی ہے کہ 'ایشیا کپ 2025' 9 ستمبر سے شروع ہوگا اور فائنل مقابلہ 28 ستمبر کو کھیلا جائے گا۔ قابل ذکر ہے کہ حال ہی میں ہوئی ایشیائی کرکٹ کونسل کی میٹنگ میں ہندوستان، پاکستان اور بنگلہ دیش نے اپنے فیصلوں کو درکنار کرتے ہوئے ایشیا کپ میں کھیلنے کا فیصلہ لیا ہے۔ پہلے اس ٹورنامنٹ کی میزبانی ہندوستان کو ملی تھی، لیکن کچھ دن قبل بی سی سی آئی نے اسے نیوٹرل وینیو پر کرانے کی حامی بھر دی تھی۔ اس ٹورنامنٹ میں ہندوستان اور پاکستان کے درمیان 3 میچ کھیلے جانے کا امکان ہے، کیونکہ یہ دونوں ہی ٹیمیں یکساں گروپ میں ہیں۔ حالانکہ ہندوستان اور پاکستان کے میچ سے متعلق تذبذب کی حالت اب بھی برقرار ہے۔ اس سلسلے میں فی الحال کوئی آفیشیل جانکاری سامنے نہیں آئی ہے۔ بہرحال، کرکٹ شیدائیوں کے لیے یہ خبر خوش آئند ہے کہ ایشیا کپ 2025 کا آغاز 9 ستمبر سے ہونے والا ہے۔ میڈیا رپورٹس پر اعتبار کیا جائے تو ہندوستان اور پاکستان کا میچ ضرور دیکھنے کو مل سکتا ہے، کیونکہ اس بات کا خیال رکھتے ہوئے ہی ٹورنامنٹ کا انعقاد یو اے ای واقع دبئی اور ابوظبی میں کیا جا رہا ہے۔ اس بار ایشیا کپ میں مجموعی طور پر 8 ٹیمیں حصہ لے رہی ہیں، اور ایسا پہلی بار ہوگا کہ اتنی زیادہ ٹیمیں شامل ہو رہی ہیں۔ یہ ٹیمیں ہیں ہندوستان، پاکستان، بنگلہ دیش، افغانستان، سری لنکا، ہانگ کانگ، یو اے ای اور عمان۔ ایشیا کپ کا انعقاد پہلی مرتبہ 1984 میں ہوا تھا اور اب تک مجموعی طور پر 16 مرتبہ یہ ٹورنامنٹ کھیلا جا چکا ہے۔

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MJ
MUSKAN
JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

تاج الدین احمد: بنگلہ دیش کے پہلے وزیر اعظم

جنھوں نے موت سے قبل نماز پڑھنے کی اجازت مانگی

مارچ 1971 کو جیسے ہی پاکستانی فوج نے ڈھاکہ میں آپریشن سرچ لائٹ شروع کیا، عوامی لیگ کے جنرل سیکرٹری تاج الدین احمد اور ڈھاکہ کے ممتاز وکیل امیر الاسلام خفیہ مقام پر منتقل ہو گئے۔ یہ دونوں اس وقت پاکستان کی قومی اسمبلی کے رکن تھے اور اگلے دو دن انھوں نے ڈھاکہ کے علاقے لال متیا میں گزارے۔ یہ جگہ شیخ مجیب الرحمان کی دھان منڈی میں رہائش گاہ سے زیادہ دور نہیں تھی۔ اس کے بعد وہ انڈیا کی سرحد کی طرف بڑھنے لگے۔ تین دن تک پیدل اور بیل گاڑیوں پر مسلسل سفر کرنے کے بعد وہ ضلع کشتیا کے علاقے میں پہنچے جو انڈیا کی سرحد سے متصل ہے۔ پہلے سے طے شدہ مقام پر ان کی ملاقات بنگالی افسر توفیق الٰہی چودھری سے ہوئی۔ 30 مارچ کو توفیق الٰہی چودھری نے سرحد پر تعینات بارڈر سکیورٹی فورس کے افسران کو پیغام بھیجا: 'مجیب کے قریبی ساتھی، عوامی لیگ کے دو سینیئر رہنما سرحد پر پہنچ گئے ہیں۔ اگر ان کا سرکاری مہمانوں کے طور پر استقبال کیا جاتا ہے تو وہ انڈیا وزیر اعظم سے ملنا چاہیں گے۔' بی ایس ایف حکام نے یہ اطلاع اپنے آئی جی گولک مجمدار کو دی اور مجمدار نے فوراً اس کی اطلاع دہلی میں اپنے سینئیر افسر کے ایف رستم جی کو دی۔

نیو مارکیٹ سے کپڑے خریدے

جب وہ وہاں پہنچے تو رات کا ایک بج چکا تھا۔ اس وقت تک کولکتہ کے تمام ہوٹل اور دکانیں بند ہو چکی تھیں۔ رستم جی ہمیشہ ہنگامی سفر کے لیے کپڑوں کا ایک بیگ تیار رکھتے تھے۔ انھوں نے اس میں سے پاجامہ نکالا اور اپنے مہمانوں کو پہننے کے لیے دیا۔ مجمدار نے سب کے لیے چولہے پر آملیٹ بنائے۔ اگلے دن ایک آدمی کو کولکتہ کی نیو مارکیٹ بھیجا گیا۔ وہاں سے تاج الدین احمد اور ان کے ساتھی کے لیے تیار کپڑے خریدے گئے۔ رستم جی چاہتے تھے کہ ان کے لیے بہترین کپڑے خریدے جائیں، کیونکہ وہ اپنے ملک کی نمائندہ وزیر اعظم اندرا گاندھی سے ملنے جا رہے تھے۔

تاج الدین کی اندرا گاندھی سے ملاقات

اگلے دن تاج الدین احمد رستم جی کے ساتھ خصوصی طیارے سے دہلی پہنچے۔ جریدے 'سٹیٹس مین' کے سابق نامہ نگار منش گھوش اپنی کتاب 'بنگلہ دیش وار رپورٹ فرام گراؤنڈ زیرو' میں لکھتے ہیں کہ 'اندرا گاندھی نے تاج الدین احمد کو مشورہ دیا تھا کہ بین الاقوامی قبولیت حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ بنگلہ دیش کی حکومت بین الاقوامی میڈیا کے سامنے حلف لے۔'۔۔۔ اور یہ حلف برداری کی تقریب ایسی جگہ پر ہونی چاہیے جو بنگلہ دیشی آزادی پسندوں کے کنٹرول میں ہو۔' اندرا گاندھی نے وہاں موجود انڈین حکام بالخصوص رستم جی کو ہدایت کی کہ وہ تاج الدین احمد اور ان کی مجوزہ حکومت کو تمام ضروری سہولیات فراہم کریں۔

نگران وزیر اعظم کا حلف اٹھالیا

یصلہ کیا گیا کہ ضلع نادیہ سے متصل بیدیا ناتھلا کو بنگلہ دیش کی عبوری حکومت کی حلف برداری کے مقام کے طور پر منتخب کیا جائے گا۔ 17 اپریل 1971 کو کلکتہ میں تمام غیر ملکی صحافیوں کو جمع کیا گیا اور بتایا گیا کہ انھیں کسی خاص تقریب کی رپورٹنگ کے لیے کسی نامعلوم مقام پر لے جایا جائے گا۔ تقریباً 60 کاروں کا قافلہ کلکتہ سے بیدیا ناتھل کی طرف روانہ ہوا۔ میناج پور سے عوامی لیگ کے رکن پارلیمنٹ پروفیسر یوسف علی نے مائیک پر اعلان کیا کہ بنگلہ دیش اب ایک آزاد اور خودمختار جمہوریہ ہے۔ انھوں نے سید نذر اسلام

کو صدر اور تاج الدین احمد کو وزیر اعظم کی حیثیت سے حلف دلایا۔ اگلے روز اس تاریخی واقعے کی خبر دنیا کے معروف اخبارات میں شائع ہوئی۔

عوامی لیگ کے رہنماؤں کا غصہ

تاج الدین احمد 23 جولائی 1925 کو ڈھاکہ سے 62 کلومیٹر دور دردیہ گاؤں میں پیدا ہوئے۔ وہ عوامی لیگ کے بانی ارکان میں سے تھے۔ تاج الدین احمد کو عوامی لیگ کا 'دانشورانہ پاور ہاؤس' کہا جاتا تھا۔ معاشیات کے ہونہار طالب علم تاج الدین احمد کو 60 کی دہائی میں اکثر سائیکل پر شہر میں گھومتے اور عام لوگوں سے ملتے دیکھا جاتا تھا۔ چھ نکاتی تحریک میں حصہ لینے پر انھیں تین سال تک پاکستان کی جیلوں میں رہنا پڑا۔ تاج الدین احمد کی اندرا گاندھی سے تاریخی ملاقات عوامی لیگ کے بعض حلقوں میں پسند نہیں کی گئی۔ منش گھوش اپنی کتاب Mujib's Blunders میں لکھتے ہیں کہ مجیب کے بھتیجے اور مکتی باہنی کے سربراہ شیخ فضل الحق مونی نے تاج الدین احمد کی قیادت کو کھلم کھلا چیلنج کیا اور سوال کیا کہ وہ عوامی لیگ کے سربراہ کی حیثیت سے اندرا گاندھی سے ملنے کیوں گئے تھے؟' تاج الدین کو نیچا دکھانے کے لیے انھوں نے پارٹی میں تاج الدین کے حریف مشتاق احمد سے ہاتھ ملایا، حالانکہ دونوں میں نظریاتی مماثلت نہیں تھی۔

'تاج الدین اور مشتاق کے درمیان کشمکش

ستمبر 1971 میں جب مشتاق احمد بنگلہ دیش کے وفد کے ساتھ اقوام متحدہ جانے والے تھے تو تاج الدین احمد نے انھیں ان کے عہدے سے ہٹا دیا۔ اس کے لیے مشتاق نے انھیں کبھی معاف نہیں کیا اور خیال کیا جاتا ہے کہ بعد میں یہی رنجش تاج الدین احمد کے قتل کی وجہ بنی۔ بنگلہ دیش کی آزادی کی جنگ کے دوران وہ 8 تھیٹر روڈ، کلکتہ میں اپنے دفتر کے ساتھ ایک چھوٹے سے کمرے میں رہتے تھے۔ وہ ایک سادہ چارپائی پر سو گئے۔ ان کے پاس چند کپڑے تھے جو انھوں نے ہاتھ سے دھوئے۔

تاج الدین احمد کے خلاف غلط معلومات کی مہم

22 دسمبر کو بنگلہ دیش کی آزادی کے چھ دن بعد 16 دسمبر کو تاج الدین احمد اپنی کابینہ کے ساتھ انڈین فضائیہ کے خصوصی ہیلی کاپٹروں میں ڈھاکہ پہنچے۔ ایئرپورٹ سے ان کی گاڑیوں کے قافلے کو ڈھاکہ کے گورنمنٹ ہاؤس لے جایا گیا۔ تاج الدین کی غیر موجودگی میں دھان منڈی میں ان کا دو منزلہ مکان پاکستانی فوج نے تباہ کر دیا تھا۔ تاج الدین احمد نے ابتدائی دنوں میں گورنمنٹ ہاؤس سے بنگلہ دیش پر حکومت کی۔ تاج الدین کو معلوم تھا کہ ان کے پاس شیخ مجیب کا کرشمہ نہیں ہے اور نہ ہی انھیں شیخ کی طرح عوامی حمایت حاصل ہے۔ پارٹی میں ان کے حریف شیخ مونی اور مشتاق احمد یہ افواہ پھیلانے میں مصروف تھے کہ تاج الدین بنگلہ دیش کی آزادی کے بعد بہت پرجوش ہو گئے ہیں اور وہ نہیں چاہتے تھے کہ شیخ مجیب پاکستانی جیل سے رہا ہونے کے بعد واپس آئیں۔ منش گھوش لکھتے ہیں کہ 'تاج الدین اس پروپیگنڈے سے اس قدر

رنجیدہ ہوئے کہ ان کی آنکھوں سے آنسو چھلک پڑے، انھوں نے اپنے قریبی ساتھی نور القادر سے کہا کہ 'بہتر ہوتا کہ میں بنگلہ دیش کی آزادی کے بعد مر جاتا، تاکہ مجھے یہ جھوٹی کہانیاں نہ سننی پڑتیں جن میں مجیب بھائی سے میری وفاداری پر سوالیہ نشان لگایا گیا ہے۔' مجیب نے تاج الدین کو وزیر اعظم کے عہدے سے سبکدوش ہونے کو کہا جب شیخ مجیب 9 جنوری کو پاکستانی جیل سے رہا ہوئے اور ڈھاکہ پہنچے تو تاج الدین احمد لاکھوں لوگوں کے ساتھ ان کے استقبال کے لیے ایئرپورٹ پر موجود تھے۔ انھوں نے شیخ مجیب کو دیکھتے ہی انھیں گلے لگا لیا اور ان کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ شیخ مجیب جلد از جلد بنگلہ دیش کے وزیر اعظم کا عہدہ سنبھالنا چاہتے تھے۔ منش گھوش لکھتے ہیں کہ 'جب شیخ مجیب کو پھولوں سے لدے ٹرک میں ایئرپورٹ سے ڈھاکہ شہر لے جایا جا رہا تھا، تو انھوں نے تاج الدین کے کان میں سرگوشی کی کہ وہ وزیر اعظم بننا چاہتے ہیں۔' اگلی صبح وہ لونگی اور کرتا پہنے تاج الدین کے گھر پہنچے اور ان سے کہا کہ وہ ان کے وزیر اعظم کا عہدہ سنبھالنے کے لیے انتظامات کریں۔ اس تبدیلی کو لے کر پورے ڈھاکہ میں شکوک و شبہات کا ماحول تھا۔ لوگ خاموش لہجے میں پوچھ رہے تھے کہ ملک کے وزیر اعظم کو تبدیل کرنے میں اتنی جلدی کیوں کی جا رہی ہے؟ لوگ یہ تیزی ہضم نہیں کر پا رہے تھے۔'

تاج الدین وزیر خزانہ بن گئے

تاہم تاج الدین نے استعفیٰ دینے میں کوئی وقت ضائع نہیں کیا۔ شیخ مجیب نے وزارتِ عظمیٰ سنبھالی اور تاج الدین احمد کو اپنا وزیر خزانہ مقرر کیا۔ اگرچہ بہت سے لوگ توقع کر رہے تھے کہ ان کی شہرت کو دیکھتے ہوئے مجیب انھیں نائب وزیر اعظم بنا دیں گے، لیکن ایسا نہیں ہوا۔ وزیر خزانہ کی حیثیت سے وہ نئے آزاد ملک کی تعمیر نو میں مصروف ہو گئے۔ 1974 میں ان کے دورۂ امریکہ کا بہت چرچا رہا۔ سید بدر الاحسن اپنی کتاب 'Glory and Despair The Politics of Tajuddin Ahmed' میں لکھتے ہیں کہ 'جب ورلڈ بینک کے صدر رابرٹ میکنامارا نے ان سے پوچھا کہ ورلڈ بینک بنگلہ دیش میں کیا ضروریات پوری کر سکتا ہے، تو انھوں نے بغیر کسی ہچکچاہٹ کے جواب دیا کہ انھیں کھیتی کے لیے بیلوں اور ہل سے باندھنے کے لیے رسیوں کی ضرورت ہے۔' لیکن اس دوران شیخ مجیب اور تاج الدین کے درمیان فاصلے بڑھتے چلے گئے۔ 26 اکتوبر 1974 کو بنگلہ دیش کی کابینہ کے سیکریٹری توفیق امام دو لفافے لے کر تاج الدین احمد کے دفتر آئے۔ منش گھوش لکھتے ہیں کہ 'ایک لفافے میں مجیب کی طرف سے ایک خط تھا، جس میں لکھا گیا تھا کہ قومی مفاد کے پیش نظر، آپ سے فوری مستعفی ہونے کو کہا جاتا ہے۔' آپ کا ٹائپ کردہ استعفیٰ نامہ ایک اور لفافے میں بھیجا جا رہا ہے۔ براہ کرم اس پر دستخط کریں اور یہ خط لینے والے کو دے دیں۔' تاج الدین احمد نے مسکراتے ہوئے استعفے پر دستخط کر کے کیبنٹ سیکریٹری کے حوالے کر دیا۔ بنگلہ دیش

میں تاج الدین احمد کے جبری استعفے کو آنے والی مصیبت کی علامت کے طور پر دیکھا گیا۔

تاج الدین کی گرفتاری

جب 15 اگست 1975 کو شیخ مجیب الرحمان کو ان کے خاندان سمیت قتل کر دیا گیا اور خندکر مشتاق احمد بنگلہ دیش کے نئے صدر بنے تو تاج الدین احمد کو گھر میں نظر بند کر دیا گیا۔ جب تاج الدین احمد، سید نذر اسلام، کیپٹن منصور علی اور اے ایچ قمر الزمان نے خندکر مشتاق احمد کی کابینہ میں شامل ہونے سے انکار کیا تو انھیں ڈھاکہ سینٹرل جیل بھیج دیا گیا۔ سلیل ترپاٹھی اپنی کتاب The Colonel Who Would Not Repent میں لکھتے ہیں کہ 'دو اور تین نومبر 1975 کی درمیانی شب جب بنگلہ دیش میں فوجی بغاوت ہوئی، جیل کے انسپکٹر جنرل محمد نورزمان کو بنگا بھون سے فون آیا کہ فوجی وردی میں کچھ لوگ ڈھاکہ جیل میں آئیں گے، انھیں سیاسی قیدیوں کی جیل میں لے جایا جائے۔

تاج الدین احمد کا قتل

چند ہی لمحوں میں مصلح الدین کی قیادت میں سیاہ لباس میں ملبوس فوجی ڈھاکہ جیل پہنچ گئے۔ سلیل ترپاٹھی لکھتے ہیں کہ 'چاروں قیدیوں کو جگا کر دوسرے قیدیوں سے الگ کر دیا گیا۔ تاج الدین اور نذرل کو چھ قیدیوں کے ساتھ ایک کمرے میں بند کر دیا گیا۔ ان دو کو اور منصور علی اور قمر الزمان کو دوسرے کمرے میں لے جایا گیا۔'' جیلر امین الرحمن کو ان قیدیوں کی شناخت کرنے کے لیے کہا گیا۔ اس دوران تاج الدین سارا معاملہ سمجھ گئے، اس نے جیلر سے نماز پڑھنے کی اجازت مانگی، جیلر نے اس کی اجازت دے دی۔ جیسے ہی نماز ختم ہوئی، کیپٹن اور اس کے ساتھیوں نے ان چاروں پر فائرنگ شروع کر دی۔' عوامی لیگ کے چاروں رہنما زمین پر گر پڑے۔ یہ قتل جیل کے اندر جیل حکام کے سامنے کیے گئے۔ جب سپاہی ان چاروں کو مارنے کے بعد واپس گئے تو جیل کے عملے نے بنگ بھون کو فون کیا اور بتایا کہ تاج الدین احمد اور کیپٹن منصور علی زندہ ہیں اور پانی مانگ رہے ہیں۔ منش گھوش لکھتے ہیں کہ 'مشتاق نے سپاہیوں کو حکم دیا کہ وہ واپس جیل جائیں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ وہ زندہ نہیں ہیں۔ سپاہیوں نے واپس جیل جا کر تاج الدین اور منصور علی کو قتل کر دیا۔'

مشاورت، عدل اور احساس جوابدہی نظامِ سیاست کے اہم خدوخال

از:۔ پروفیسر ابوزاہد شاہ سید وحید اللہ حسینی القادری الملتانی
کامل الحدیث جامعہ نظامیہ
، M.A., M.Com., Ph.D (Osm)

اسلام کے سیاسی نظام کو قائم کرنے کے لیے ضروری نہیں ہے کہ ملک میں اسلامی حکومت قائم ہو۔ نظام سیاست سے متعلق دین اسلام نے جو اصول و قواعد بیان فرمائے ہیں ان پر مسلمان اپنے طور پر عمل کر سکتا ہے دستور ہند کی دفعات 25 سے 28 تک کے مطابق نہ صرف ہر ہندوستانی کو یہ آزادی حاصل ہے کہ وہ اپنے مذہب کی تعلیمات پر عمل کر سکے بلکہ دفعہ 15 کے تحت مذہب کی بنیاد پر امتیازی سلوک کرنے پر پابندی بھی ہے۔ معاشرے کے نظم و نسق کو قانون کے مطابق بہتر انداز میں چلانا، امن و انصاف قائم کرنا اور عوام کی فلاح و بہبود کے لیے کام کرنا نظام سیاست کے بنیادی مقاصد ہیں جس میں حق کے ساتھ فیصلہ کرنا، بلاتفریق مذہب و ملت عوام الناس کے حقوق کا تحفظ کرنا، ان کی ضروریات کی تکمیل کرنا اور ان کے معیار زندگی کو بہتر بنانا شامل ہے۔ لیکن موجودہ دور میں بے ایمانی، مفاد پرستی، اقربا پروری، غضب و انتقام کے منفی جذبات، قوت و اقتدار کے غرور نے سیاست کے بنیادی مقاصد کو پوری طرح پامال کر کے رکھ دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ موجودہ دور میں سیاست محض دنیاوی معاملہ بن کر رہ گیا ہے جس میں بدعنوانی، بدعہدی، اقربا پروری اور دیگر جرائم کو خوب فروغ مل رہا ہے۔ ایسے سنگین حالات میں مسلمانوں بالخصوص مسلم سیاست دانوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ اسلام کے نظام سیاست کے اہم خدوخال پر سختی سے عمل پیرا ہوتے ہوئے دنیا کو اسلام کی انسانیت نواز تعلیم سے روشناس کروائیں۔ اکثر دیکھنے میں آتا ہے کہ سیاست داں انتخابات سے پہلے لوگوں سے انتہائی خوش اخلاقی کے ساتھ پیش آتے ہیں لیکن جب انتخابات میں کامیابی مل جاتی ہے تو اس قدر سخت مزاج ہو جاتے ہیں کہ لوگوں سے انتہائی ترش لہجہ میں گفتگو کرنے کو اپنا شعار بنا لیتے ہیں جبکہ دین اسلام کی تعلیمات کے مطابق جن کے ہاتھوں میں زمام قیادت ہو ان میں اس قدر نرم مزاجی اور شگفتہ روہی ہونی چاہیے کہ ان کی خوشبو سے عوام الناس کی مشام جاں معطر ہو جائے، دل و دماغ کو فرحت و تازگی ملے، ایمان و یقین کے پودوں کو ذوقِ نمو ملے اور بغاوت پسند لوگوں کو صالح زندگی گزارنے کا حوصلہ ملے۔ موجودہ دور کی سیاست کی دوسری خرابی یہ ہے کہ مال کی فراوانی کو سیاست کا معیار تسلیم کر لیا گیا ہے۔ سیاست دانوں نے مال و دولت کی بنیاد پر سیاست کو ایسی شناخت دے رکھی ہے جس کی وجہ سے سیاست کا نام سنتے ہی لوگوں کے افکار و خیالات میں ایسے شخص کی تصویر ابھر جاتی ہے جس کی زندگی جھوٹ و دروغ گوئی، وعدہ خلافی، الزام تراشی، دھوکہ دہی، ظلم و زیادتی سے عبارت ہو یہی وجہ ہے کہ سیاست اور سیاست دانوں پر سے عوام الناس کا اعتبار و اعتماد تیزی سے ختم ہو رہا ہے۔ یہ درحقیقت اسلامی تعلیمات سے دوری کا نتیجہ ہے۔ قرآن مجید نے علم اور شجاعت کو اہل سیاست کے لیے ضروری قرار دیا ہے چونکہ اگر سیاست داں کو مسائل کا صحیح علم ہوگا اور ان کو حل کروانے کے لیے صحیح طریقہ سے واقفیت ہوگی تب ہی وہ لوگوں کی صحیح رہنمائی کر سکے گا اور نفس سرکش کی شرانگیزیوں سے قبائے شرافت کو بچائے رکھنے، قوت و اقتدار کے طلسم سے نجات حاصل کرنے، بے قابو کرنے والے حالات میں ثابت قدم رہنے، جاں گسل آزمائشوں میں صبر و تحمل کا مظاہرہ کرنے، عوامی فلاح و بہبود کی راہ میں رکاوٹ ڈالنے والی باغی قوتوں سے نبرد آزما ہونے، مادی مزاحمتوں کے مقابلے میں رب کائنات کی تائید و نصرت پر کامل بھروسہ رکھنے اور باطل قوتوں سے ٹکرانے کے لیے ہمت اور طاقت کی ضرورت ہوتی ہے اس لیے اسلام نے اہل سیاست کے لیے شجاعت کو بھی ضروری قرار دیا ہے۔ دین اسلام کے مطابق لوگوں کو اصلاح سے قریب کرنا اور فساد سے دور کرنا نظامِ سیاست کے علمبرداروں کا بنیادی مقصد ہے اور اس مقصد کا حصول اسی وقت ممکن ہے جب حکومت کے اعیان و اکابر کا اپنا دامن کبائر و فواحش سے پاک ہو۔ دین اسلام چاہتا ہے کہ مسلمان خلیفہ اللہ ہونے کی حیثیت سے زمین پر اللہ تعالیٰ کی حکومت کو نصوص کتاب و سنت کے مطابق قائم کرے۔ اس ذمہ داری سے کماحقہ سبکدوش ہونے کے لیے مسلم سیاست داں کا خدا ترس، نیک صفت، جسمانی قوت، علمی لیاقت، باخلاق اور اعلیٰ کردار کا حامل ہونا ضروری ہے۔ عقل و نقل اس حقیقت کے موید ہیں کہ جس طرح ایک عام انسان کو ارکان اسلام، تجوید اور دیگر مبادیاتِ اسلام کا سیکھنا لازم ہے اسی طرح جو مسلمان میدان سیاست میں کام کر رہے ہیں ان کے لیے بھی لازم ہے کہ اسلام کے سیاسی نظام کے اصول و مبادی کو شرح و بسط کے ساتھ سمجھنے کی کوشش کریں تاکہ اس ضمن میں اسلام کے احکامات میں سے کوئی حکم غیر واضح نہ رہے اور دنیا کے سامنے مسلم اور غیر مسلم سیاست داں

کا فرق واضح ہو جائے۔ قرآن مجید جس طرح دیگر شعبہ ہائے حیات میں کچھ اصول و حدود متعین کرتا ہے اسی طرح سیاست میں بھی کچھ کام کرنے کا حکم دیتا ہے اور کچھ کاموں سے منع کرتا ہے۔ ان امور سے واقفیت ہر مسلم سیاست داں کی مذہبی ذمہ داری ہے بعدہ سنت نبوی کی طرف رجوع کیا جائے جس کے بعد مسلم سیاست داں پر واضح ہو جاتا ہے کہ بحیثیت مسلم سیاست داں اس کی ذمہ داریاں کیا ہیں اور انہیں کیسے پورا کرنا ہے۔ جب تک امت مسلمہ نظمِ اجتماعی کی تشکیل کے لیے قرآن و حدیث کے بیان کردہ اصول و ضوابط کی پابند رہی پوری دنیا میں اس کی عظمتوں کا ڈنکا بجتا رہا اور جب سے اس امت مرحومہ نے ان قواعد سے انحراف کیا تنزل و انحطاط اس کا مقدر بن گئی۔ یہی وجہ ہے کہ وطن عزیز اور دنیا بھر میں دوسری بڑی آبادی ہونے کے باوجود مسلمانوں کی حیثیت خس و خشاک کی طرح ہو کر رہ گئی ہے۔ ہماری ہر آواز صدا بہ صحرا اور ہر مساعی نقش برآب ثابت ہو رہی ہے۔ پوری دنیا میں مسلمانوں پر ہو رہے مظالم اور ان پر نام نہاد ترقی یافتہ اور تہذیب یافتہ ممالک کی خاموشی اس کی بین دلیل ہے۔ سیاسی اقتدار قائم کرنے کے لیے اسلامی نظامِ حکومت کے داعیوں یعنی مسلم سیاست دانوں میں جن صفات کا بدرجہ اتم ہونا بہرحال لازمی ہے ان میں مشاورت، عدل اور احساس جوابدہی سر فہرست ہیں۔ قرآن مجید کے مطابق مسلمانوں کا سیاسی نظام اور جماعتی نظم مشاورت کی بنیاد پر استوار ہو چونکہ کوئی انسان بشری خطاؤں سے محفوظ و مامون نہیں ہے اسی لیے سیاسی استحکام کے لیے باہمی تعاون و تناصر لازمی ہے جو حمایت و مدافعت کے جذبہ کو مضبوط بناتا ہے اسی مقصد کی تکمیل کے لیے دین اسلام نے مشاورت کا نظام عطا فرمایا ہے۔ جس کے تحت مسلم سیادت دانوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے لیے علم و حکمت، فہم و فراست کے حامل اعوان و انصار کا انتخاب کریں جن سے وہ وقت ضرورت مشاورت کر کے اجتماع و اتفاق سے صحیح و درست فیصلہ لے سکیں۔ کسی مسلم سیاست داں کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ مسلمانوں کے اجتماعی معاملات میں اپنی تنہا رائے کے مقابل ارکان شوری کے اجتماع یا ان کی اکثریت کی رائے کو رد کر دے چونکہ جماعت کی رائے میں صحت و اصابت کے امکانات بہت زیادہ ہوتے ہیں۔ یہ باہمی مشورہ کا ہی فیضان تھا کہ مسلمانوں نے چھوٹی سی بستی یثرب (مدینہ طیبہ) میں باطل طاقتوں کو شکست دے کر اسلامی ریاست کا قیام عمل میں لایا تھا۔ یہ بات بغیر خوف تردید کہی جا سکتی ہے کہ موجودہ دور میں اکثر مسلم سیاست دانوں کے دست راست ایسے لوگ ہیں جو مفاد عامہ کی بجائے اپنے اور اپنے مخصوص لوگوں کے مفادات کو ترجیح دیتے ہیں یہی وجہ ہے کہ آج امت مسلمہ بے شمار مسائل کا شکار ہیں اور اس میں روز بہ روز اضافہ ہی ہوتا جا رہا ہے۔ اسلام کے نظام سیاست کا دوسرا اہم اصول عدل و انصاف کا قیام ہے۔ آج ہر کوئی انسانی معاشرے سے جرائم و کرائم اور ظلم و جبر کو ختم کرنے کی بات کر رہا ہے لیکن اس میں کامیابی اسی وقت مل سکتی ہے جب عدل و انصاف کا نظام مضبوط ہوگا۔ اپنے ذاتی مفادات کے حصول کے لیے جب خود سیاست داں جرائم پیشہ افراد کی پشت پناہی کریں گے تو ظالموں کی ہمت و جرات میں مزید اضافہ ہوگا لہٰذا مسلم سیاست دانوں پر لازم ہے کہ وہ خلفائے راشدین کی طرز سیاست اپنائیں اور ہر حال میں انصاف کے تقاضوں کو پورا کرنا کی کوشش کریں تاکہ معاشرے میں امن و امان قائم ہو۔ اسلام کے نظامِ سیاست کا تیسرا اہم اصول آخرت میں جوابدہی کا احساس ہے۔ دین اسلام مسلمانوں کو دنیا پر آخرت کی زندگی کو ترجیح دینے کی تاکید کرتا ہے لیکن آج مسلمانوں کی اکثریت بشمول سیاست داں آخرت کی دائمی زندگی پر دنیا کی موقتی خوشحالیوں کو فوقیت دے رہے ہیں۔ یہ اس لیے ہو رہا ہے چونکہ ہمارا ایمان بہت ہی کمزور ہو چکا ہے، ہمارے آنکھوں پر غفلتوں کے دبیز پردے پڑ چکے ہیں، ہمارے دل و دماغ سے جوابدہی کا احساس نکل چکا ہے۔ ہماری اس بداعمالی سے نہ جانے کتنے معصوم لوگوں کے حقوق تلف ہو رہے ہوں گے، کتنے لوگوں کی زندگیاں اجیرن ہو رہی ہوں گی، کتنے لوگوں کا ذہنی، قلبی اور روحانی سکون برباد ہو رہا ہوگا ہمیں اس کا اندازہ بھی نہیں ہے۔ لہٰذا بحیثیت مسلمان جب ہم سیاست میں قدم رکھیں تو آخرت میں جوابدہی کے احساس کو ہمیشہ اپنے ذہن میں مستحضر رکھیں تاکہ ہم سے خطائیں اور لغزشیں کم سے کم ہوں۔ یہ بات صد فیصد درست ہے کہ اگر مسلمان سیاست کو اسلام سے الگ رکھیں گے تو انسانی معاشرے کی تباہی و بربادی یقینی ہے جیسا کہ موجودہ دور میں ہو رہا ہے۔ رسول اکرمؐ کا عطا کردہ نظام سیاست نظام حیات ہے اس سے انحراف کریں گے تو ہلاکت یقینی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں اسلامی تعلیمات کی روح کو سمجھنے اور اس پر صدق دل کے ساتھ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین طہٰ و یسین۔

دار العلوم عثمانیہ نٹوا مہراجگنج میں تکمیل حفظ قرآن کی مجلس کا انعقاد

مہراج گنج: 26/جولائی (نمائندہ) مدرسہ عربیہ دار العلوم عثمانیہ نٹوا، مہراج گنج میں آج بروز جمعرات ایک نورانی مجلس کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں دار العلوم عثمانیہ کے ہونہار طالب علم محمد حرمین سلمہ ابن جناب حافظ قطب الدین صاحب مرحوم نیتا خاص نے اپنے استاذ محترم جناب حافظ شاہ عالم صاحب مدظلہ العالی کے سامنے قرآن کریم کی آخری دو سورتیں پڑھ کر حفظ قرآن کریم مکمل کرنے کا شرف حاصل کیا۔ تکمیل حفظ قرآن کریم کے اس ایمان افروز نورانی، عرفانی، فکری اور اصلاحی پروگرام سے دار العلوم عثمانیہ نٹوا کے مہتمم حضرت مولانا ظفر احمد ندوی صاحب نے بصیرت افروز خطاب کیا۔ اس پروگرام میں دار العلوم عثمانیہ کے ناظم اعلیٰ وقعت علی عثمانی ریٹائیرڈ انڈین آرمی۔ حافظ و قاری اشفاق احمد صاحب صدر شعبہ دینیات، حافظ شاہ عالم صاحب صدر شعبہ حفظ، مولانا جواد عالم ندوی، ماسٹر عبید اللہ اور اس ادارے کے سب سے قدیم استاذ حافظ عرفان اللہ صاحب، نگراں دار العلوم عثمانیہ نٹوا کے علاوہ علاقے کے دینی ایمانی غیرت رکھنے والے افراد کی ایک بڑی تعداد از اول تا آخر موجود رہی۔ جس میں جناب فضل عثمانی انسپکٹر، جناب شرافت علی قانون گو، جناب لیاقت علی قانون گو، حاجی جمال الدین عثمانی، افضل حسین ٹیلر۔ حافظ ذبیح اللہ، مزمل حسین نیتا، نظیر احمد عثمانی، حافظ آصف الدولہ، ماسٹر صلاح الدین، امجد علی انصاری وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ مولانا ظفر احمد ندوی کی رقت آمیز دعا پر اس پروگرام کا اختتام ہوا۔

''میرا جسم میری مرضی'' آزادی یا فریب؟

از: مولانا ارشد کبیر خاقان مظاہری

آج کی دنیا میں جہاں ایک طرف سائنس ترقی کی منازل طے کر رہی ہے، وہیں انسانی اقدار، اخلاقیات، اور معاشرتی توازن زوال کا شکار ہیں۔ ''میرا جسم میری مرضی'' جیسا نعرہ اسی زوال پذیر تہذیب کا پرچم بردار ہے۔ اسے عورت کی آزادی، خودمختاری اور خودارادیت کا عنوان دیا جا رہا ہے، لیکن سوال یہ ہے کہ آزادی کی یہ تعبیر کیا واقعی عورت کی فلاح کی ضامن ہے یا تباہی کا پیش خیمہ؟

''میرا جسم میری مرضی'' کا مطلب کیا ہے؟

کیا یہ صرف اتنا سا ہے کہ عورت کو تعلیم، صحت، روزگار، تحفظ اور عزت دی جائے؟ اگر ایسا ہے تو اسلام اس کا سب سے بڑا داعی ہے۔ لیکن اگر اس کا مطلب یہ ہے کہ عورت مردوں کی طرح ہر قسم کی اخلاقی، جنسی، اور معاشرتی پابندیوں سے آزاد ہو جائے تو یہ نہ صرف فطرت کے خلاف ہے بلکہ انسانیت کے لیے زہر ہلاہل ہے۔ یہ نعرہ دراصل مغربی تہذیب سے مستعار لیا گیا ہے، جہاں فرد کی آزادی کو اتنا مطلق مانا گیا کہ نہ خاندان بچا، نہ معاشرت، نہ انسانیت کی حرمت۔ اسلام نے عورت کو وہ مقام دیا جو کسی اور تہذیب نے نہیں دیا۔ چنانچہ حضرت خدیجہؓ، حضرت فاطمہؓ، حضرت عائشہؓ، حضرت رابعہ بصریؒ یہ سب وہ روشن مثالیں ہیں جنھوں نے علم، کردار، روحانیت، اور تقویٰ سے دنیا کو منور کیا، مگر کبھی ''میرا جسم میری مرضی'' کا نعرہ نہیں لگایا۔ کیونکہ اسلام عورت کو آزاد کر کے بے مہار نہیں کرتا، بلکہ باوقار بناتا ہے۔ اسلام کہتا ہے: ''مرد عورتوں کے محافظ و ذمہ دار ہیں''۔ ''اپنے گھروں میں وقار کے ساتھ رہو۔'' یہ آیات پابندی نہیں، تحفظ اور عزت کی ضمانت ہیں۔

''میرا جسم میری مرضی'' کی عملی تعبیر مغربی دنیا میں دیکھ لیں:

جنسی آزادی کے نام پر بے راہ روی۔ خاندان کا ادارہ تباہ۔ زنا، اسقاط حمل، جنسی بیماریاں عام۔ باپ کا پتہ نہ ہونا۔ تنہائی، ڈپریشن، خودکشی۔ کیا یہ وہی آزادی ہے جس کے لیے ہم اپنی بیٹیوں کو تیار کر رہے ہیں؟ آزادی جب قانون، اخلاق اور فطرت کی حدود کو توڑ دے، تو وہ ''فراڈ'' بن جاتی ہے نہ کہ ''اختیار''۔

ایک بیٹی کی پکار:

آج کی بیٹی کو تعلیم دو، شعور دو، تحفظ دو، اگر ایسا شعور مت دو جو اس کی عصمت چھین لے، ایسی آزادی مت دو جو فراخ دلی کے پردے میں فحاشی کو پروان چڑھائے، ایسا لباس مت دو جو جسم دکھانے کا ذریعہ بنے، ہماری بیٹیاں آسماں کی چمکتی چاندنی ہیں، بازار کی رنگین روشنی نہیں۔ انھیں ایسا بناؤ کہ فاطمہؓ کی حیاء، عائشہؓ کا علم، خدیجہؓ کا وقار ان کی شخصیت کا حصہ بن جائے۔

جدید لڑکیوں کے لیے پیغام:

ہم تمہیں روکنے نہیں آئے، ہم تمہیں بچانے آئے ہیں۔ جسم تمہارا ہے، مگر وہ اللہ کی امانت ہے۔ تم آزاد ہو، مگر ذمہ دار بھی ہو۔ جسم تمہاری پہچان نہیں، کردار تمہاری شناخت ہے۔ لباس تمہاری زیبائش نہیں، پردہ تمہاری حفاظت ہے۔ نعرہ تمہاری ترقی نہیں، تربیت تمہارا زینہ ہے۔ ''میرا جسم میری مرضی'' کا نعرہ دراصل عورت کو اس کی فطری شناخت سے کاٹ کر ایک مصنوعی آزادی کا لالی پاپ تھمانے کی کوشش ہے۔ اسلام عورت کو عزت، وقار، اختیار، تحفظ، اور روحانیت دیتا ہے مگر اس کی حدود میں۔ یاد رکھو! آزادی جب حیاء کھو دیتی ہے، تو عزت کی لاشیں چوراہوں پر بکتی ہیں۔ حیاء جب اختیار کے ساتھ چلتی ہے، تو عورت بنتی ہے ایک ایسی روشنی، جو نسلوں کو اجالا بخشتی ہے۔ والسلام

بہار اسٹیٹ مدرسہ ایجوکیشن بورڈ کی خودمختاری، مدارسِ ملحقہ کے اقلیتی کردار کی بحالی اور اساتذہ کی تقرری

نیز ان کے حقوق کے تحفظ کے لئے بہار مدرسہ بورڈ کے نوٹیفکیشن ۲۰۲۲ء میں ترمیم ضروری

میرا مطالعہ

(مولانا ڈاکٹر) ابوالکلام قاسمی شمسی

بہار مدرسہ بورڈ کا قیام ۱۹۲۲ء میں عمل میں آیا، اور اسے ایگزامنیشن بورڈ کے نام سے موسوم کیا گیا، مدرسہ ایگزامنیشن بورڈ کے سرٹیفکیٹ اور اعلیٰ اسناد کو ہمیشہ حکومت بہار کی منظوری حاصل رہی، اس لئے اس کی بنیاد پر محکمہ تعلیم کے علاوہ دیگر محکمے میں بھی تقرری ہوتی رہی، البتہ دوسرے صوبہ میں کچھ دشواریاں پیش آتی تھیں، اسی کے پیش نظر مدرسہ اسٹوڈنٹس یونین اور مدرسہ اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کی تحریک پر حکومت بہار نے بہار مدرسہ ایگزامنیشن بورڈ اور اس کے نصاب تعلیم کو اپ گریڈ کرنے کا پروگرام بنایا، اور ایکٹ ۱۹۸۱ء کے ذریعہ مدرسہ ایگزامنیشن بورڈ کو تحلیل کر کے بہار اسٹیٹ مدرسہ ایجوکیشن بورڈ بنایا اور اس کے سرٹیفکیٹ اور اسناد کو سرکاری گزٹ میں نوٹیفکیشن کر کے اس کو مساوات کا درجہ دیا، چنانچہ گزٹ نوٹیفکیشن کے ذریعہ وسطانیہ مڈل، فوقانیہ میٹرک، مولوی انٹر، عالم گریجویشن اور کابینہ کے فیصلے کے ذریعہ فاضل کو ایم اے کے مساوی قرار دیا گیا، اس کی وجہ سے بہار اسٹیٹ مدرسہ ایجوکیشن بورڈ کی مقبولیت میں کافی اضافہ ہوا، موجودہ وقت میں عالم و فاضل کے لئے یونیورسٹی قائم ہوگئی ہے۔ مدرسہ ایجوکیشن بورڈ ایکٹ ۱۹۸۱ء بہت مضبوط ایکٹ ثابت ہوا، یہ ایکٹ بہار مدرسہ ایجوکیشن بورڈ کو خودمختار بورڈ قرار دیتا ہے، یہ ایکٹ مدارس ملحقہ کو اقلیتی ادارہ تسلیم کراتا ہے، اس میں اساتذہ کے حقوق کا تحفظ مضمر ہے، اسی کی وجہ سے بہار مدرسہ بورڈ کے سرٹیفکیٹ اور اسناد کو ملازمت اور تعلیم کے لئے پورے ہندوستان میں مساوات کا درجہ ملا، جس کی وجہ سے اس کی مقبولیت میں اضافہ ہوا، اور دیگر صوبوں کے لئے مشعل راہ بھی ثابت ہوا، بہت سے صوبوں میں اسی انداز پر مدرسہ بورڈ کا قیام عمل میں بھی آیا۔ ایکٹ ۱۹۸۱ بہار مدرسہ ایجوکیشن بورڈ کے قوانین پر مشتمل ہے۔ اس میں مجلس منتظمہ کی تشکیل کا طریقہ بھی مذکور ہے، اس ایکٹ کے ذریعہ مدرسہ ایجوکیشن بورڈ کو خودمختار ادارہ قرار دیا، جس کی وجہ سے مدرسہ بورڈ کو وسیع تر اختیارات حاصل ہوئے۔ مدرسہ بورڈ یعنی ممبران بورڈ اس ایکٹ کی روشنی میں مجلس منتظمہ، اساتذہ، امتحانات اور دیگر کمیٹیوں کی تشکیل دے کر مدرسہ بورڈ اور مدارس ملحقہ کو چلاتے رہے، گرچہ ایکٹ میں اس کی گنجائش تھی کہ مجلس منتظمہ کے لئے الگ ضابطہ بنایا جائے، اساتذہ کے لئے سروس کنڈیشن وضع کیا جائے، وغیرہ وغیرہ، مگر بورڈ کے اراکین کے سامنے مدارس کا بڑا تصور تھا اور وہ یہ کہ یہ اقلیتی ادارے ہیں۔ اقلیت کو اقلیتی اداروں کو قائم کرنے اور اس کے چلانے کا اختیار ہے، اس لئے الگ سے کوئی ضابطہ بنا کر اس کے اختیارات کم نہ کئے جائیں، یہی وجہ رہی کہ نہ مجلس منتظمہ کے لئے اصول وضابطہ بنایا گیا اور نہ اساتذہ کی تقرری کے لئے، بلکہ اس کو اقلیتی ادارہ تسلیم کرتے ہوئے اس کی مجلس منتظمہ پر سب کچھ چھوڑ دیا گیا۔ میں نے خود کئی مرتبہ بورڈ کی میٹنگ میں تجویز پیش کی کہ اچھے اساتذہ کی تقرری کے لئے جس طرح اسکول سیوا بورڈ ہے، اسی طرح بورڈ کے تحت مدرسہ سیوا بورڈ بنایا جائے، جس کے ذریعہ باصلاحیت اساتذہ کی تقرری ہو، مگر ممبران نے یہ کہا کہ بورڈ کے وکیل سے اس پر رائے لے لی جائے، چنانچہ فائل کو مدرسہ بورڈ کے وکیل کے پاس بھیجا گیا، تو انہوں نے اپنی رائے دی کہ مدارس ملحقہ اقلیتی ادارے ہیں، ہائی کورٹ نے بھی ان کو اقلیتی ادارہ قرار دیا ہے، بورڈ کے ذریعہ کوئی ضابطہ بنانا اقلیتی کردار کے خلاف ہے۔ اس طرح یہ معاملہ رک گیا اور کوئی ضابطہ نہیں بن سکا۔ بہرحال یہ کام بہار مدرسہ بورڈ کے ذریعہ ہونا چاہئے تھا، اگر اصول و ضابطہ ضروری سمجھا گیا، تو محکمہ تعلیم کو مدرسہ بورڈ سے اصول وضوابط بنانے بھیجنے کا مطالبہ کرنا چاہئے تھا، مگر محکمہ تعلیم نے ایسا نہیں کیا، بلکہ اس نے مدرسہ بورڈ کے ایکٹ ۱۹۸۱ء کو نظر انداز کر کے خود ۲۰۲۲ء میں اصول و ضوابط بنایا اور نوٹیفکیشن ۲۲/۳۹۵/ ۲۲/۳۹۶/ اور ۲۲/۳۹۷/ کو جاری کر دیا، جس کی وجہ سے بہار اسٹیٹ مدرسہ ایجوکیشن بورڈ کی خودمختاری مجروح ہوگئی مجلس منتظمہ کی تشکیل اور اساتذہ کی تقرری میں بڑی تبدیلی کر کے مدارس ملحقہ کے اقلیتی کردار کو سلب کر لیا گیا، جبکہ مجلس منتظمہ کی تشکیل اور اس کے اختیارات کا ذکر ایکٹ ۱۹۸۱ء میں موجود ہے، اس ایکٹ میں اساتذہ کی تقرری کا طریقہ بھی درج ہے، اس ایکٹ ۱۹۸۱ء میں بہار مدرسہ بورڈ کی تشکیل، چیرمین کی تقرری کے لئے اصول، چیرمین کے اختیارات وغیرہ تمام ضروری قوانین درج ہیں، مگر اس کے باوجود محکمہ تعلیم نے نئے تین نوٹیفکیشن جاری کئے، اور ان تمام قوانین میں تبدیلی کر کے سارے اختیارات اپنے اندر لے لئے، مدارس ملحقہ میں اساتذہ کی کمی پہلے سے تھی، نئے نوٹیفکیشن کے جاری ہونے کے بعد سال ۲۰۲۲ء سے کوئی تقرری نہیں ہوئی، مدارس ملحقہ میں نئے مضامین داخل کئے گئے، ان کے لئے اساتذہ کا کوئی عہدہ منظور نہیں کیا گیا، عالم اور فاضل معیار کے مدارس میں پہلے سے عالم و فاضل کے عہدے منظور نہیں کئے گئے، نتیجہ یہ ہوا کہ مدارس ملحقہ میں اساتذہ کی کمی کی وجہ سے تعلیمی بحران پیدا ہوگیا، اس طرح مدارس ملحقہ کا تعلیمی نظام ٹھپ ہو کر رہ گیا، اور ابھی تک یہی صورت حال برقرار ہے، نئے نوٹیفکیشن کے بعد مدارس ملحقہ کی مجلس منتظمہ، اساتذہ، ملی تنظیمیں اور بہی خواہوں میں تشویش پیدا ہوئی، اور حکومت سے نئے نوٹیفکیشن ۲۰۲۲ء کو واپس لینے یا ترمیم کرنے کا مطالبہ شروع ہوا، اس کی کئی میٹنگیں ہوئیں، اسی درمیان سرکار نے بہار اسٹیٹ مدرسہ ایجوکیشن بورڈ کو تحلیل کر دیا، اور نوٹیفکیشن میں ترمیم کا معاملہ جو آخری مرحلہ میں تھا، وہ مکمل نہیں ہو سکا۔ موجودہ وقت میں بہار اسٹیٹ مدرسہ ایجوکیشن بورڈ کی تشکیل ہوگئی ہے۔ خبر کے مطابق محکمۂ تعلیم نے بہار اسٹیٹ مدرسہ ایجوکیشن بورڈ سے ترمیم کا مسودہ بھی طلب کیا ہے، ترمیم کا مسودہ بہار اسٹیٹ مدرسہ ایجوکیشن بورڈ میں جمع ہے، بہار اسٹیٹ مدرسہ ایجوکیشن بورڈ کے لئے یہ اچھا موقع ہے کہ اس کو پیش کر کے منظور کرا دے، تاکہ بہار مدرسہ ایجوکیشن بورڈ کی خودمختاری، مدارس ملحقہ کے اقلیتی کردار کے ساتھ مدارس ملحقہ میں اساتذہ کی تقرری کا راستہ ہموار ہو سکے، اور ان کے حقوق کی بھی حفاظت ہو سکے۔ اللہ تعالیٰ خیر کا معاملہ فرمائے۔

1500 سالہ جشنِ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اقرا نوری ایجوکیشنل ویلفیئر اینڈ چیریٹیبل ٹرسٹ کی تاریخی میٹنگ

پیغمبرِ اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرتِ طیبہ کو عام کرنے اور غریبوں کی مدد کا عزم:۔مولانا حسیب احمد انصاری

بھیونڈی: 26رجولائی: بروز جمعہ بعد نماز عشاء *اقرا نوری ایجوکیشنل ویلفیئر اینڈ چیریٹیبل ٹرسٹ بھونڈی کی جانب سے ایک اہم میٹنگ منعقد کی گئی، جس کا مقصد 1500 سالہ جشنِ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تیاریوں اور اس کے عظیم الشان انعقاد کے سلسلے میں لائحہ عمل طے کرنا تھا۔ میٹنگ کا آغاز حافظ وقاری عبدالحمید رضوی صاحب کی پُرکیف تلاوتِ قرآنِ پاک سے ہوا، جس کے بعد ٹرسٹ کے چیئرمین مولانا حسیب احمد اشرفی صاحب نے تمہیدی کلمات ارشاد فرمائے۔ مولانا حسیب احمد اشرفی صاحب نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ آنے والا 12 ربیع الاول پوری امتِ مسلمہ کے لیے ایک تاریخ ساز موقع ہے، کیونکہ یہ وہ دن ہوگا جب میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مکمل 1500 سال پورے ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہماری خوش نصیبی ہے کہ ہمیں یہ نایاب موقع میسر آیا، ایسا موقع شاید ہماری زندگی میں دوبارہ کبھی نہ آئے۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم اس موقع کو یادگار اور بامقصد بنائیں، اور سیرتِ طیبہ کو دنیا کے سامنے ایک نئے انداز میں پیش کر کے عالمگیر پیغام دیں۔ میٹنگ میں کئی اہم فیصلے لیے گئے، جن میں سرِ فہرست یہ تھا کہ جشنِ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کو غیر مسلم بھائیوں تک پہنچانے کی باقاعدہ کوشش کی جائے گی، تاکہ انسانیت کو نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیغام سے روشناس کرایا جا سکے۔ اس کے علاوہ یہ بھی طے پایا کہ غرباء و مساکین کی امداد کے لیے خصوصی مہم چلائی جائے گی تاکہ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جشن محض رسومات تک محدود نہ رہے بلکہ اس کے ذریعے معاشرتی خدمت کا پیغام بھی عام ہو۔ ایک اور اہم فیصلہ یہ لیا گیا کہ شہر بھونڈی کی سطح پر ایک عظیم الشان نعتیہ مقابلہ منعقد کیا جائے گا، جس میں مختلف تعلیمی ادارے، نعت خواں حضرات اور نوجوان شرکت کریں گے۔ یہ مقابلہ نہ صرف روحانی ماحول پیدا کرے گا بلکہ نوجوان نسل کو نعتیہ ادب سے بھی جوڑے گا۔ اس میٹنگ میں اقرا نوری ایجوکیشنل ویلفیئر اینڈ چیریٹیبل ٹرسٹ کے اہم ذمہ داران شریک ہوئے جن میں مولانا عبدالحمید رضوی صاحب، ڈاکٹر عبداللہ رضا صاحب، ساجد رضا صاحب، صدیقی شہاب الحق صاحب، ایڈوکیٹ التماس انصاری صاحب، مومن انیس رضا صاحب، خان عمر صاحب، انصاری ماجد صاحب، انصاری آصف صاحب اور دیگر معزز اراکین شامل تھے۔ تمام حاضرین نے اس تاریخی موقع کو عالم اسلام کے لیے ایک عظیم نعمت قرار دیا اور اس بات کا عزم ظاہر کیا کہ وہ اس موقع کو سیرتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روشنی میں ایک تعمیری و بامقصد تحریک میں بدل دیں گے۔

اکولہ مہانگر پالیکا میں AIMIM کا احتجاج

اکولہ: 26رجولائی (ڈاکٹر ذاکر نعمانی) پردھان منتری آواس یوجنا (گھرکول) کا فائدہ ہر شہری تک پہنچے اسی مطالبے کو لے کر آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین (AIMIM) اکولہ نے اکولہ مہانگر پالیکا میں زبردست احتجاجی مظاہرہ کیا۔ 2017 کے سرکاری جی آر (حکومتی فیصلہ) کے مطابق اکولہ شہر کے چند علاقوں میں پٹے دیے گئے تھے، لیکن شہر کے وارڈ نمبر 1، 2، 7 اور دیگر کئی علاقوں کو تا حال اس اسکیم سے محروم رکھا گیا ہے۔ AIMIM نے بارہا میونسپل انتظامیہ سے درخواست کی کہ پٹہ تقسیم کی کارروائی مکمل کی جائے اور اکولہ کی تقریباً 80 جھوپڑ پٹیوں کو گھرکول اسکیم میں شامل کر کے انصاف دیا جائے، مگر آج تک کوئی ٹھوس قدم نہیں اُٹھایا گیا۔ جمعہ کو دوپہر 4 بجے AIMIM کارکنان نے کمشنر کے دفتر پر چڑھائی کر دی اور "آواز دو ہم ایک ہیں!" اور "نہیں کسی کے باپ کا گھر ہمارا حق ہے گھر!" جیسے نعرے لگا کر پوری میونسپل کارپوریشن کو گونجا دیا۔ احتجاج کے بعد پولیس کی مداخلت سے افسران سے بات چیت ہوئی۔ افسران نے یقین دہانی کرائی کہ پیر کے روز ایک میٹنگ بلائی جائے گی، جس میں احتجاجی نمائندوں کو بھی مدعو کیا جائے گا۔ اس موقع پر AIMIM کے نمائندوں نے واضح کہ "اگر غریبوں کو ان کا حق دینے میں مزید ٹال مٹول کی گئی تو تحریک مزید شدت اختیار کرے گی۔" اس احتجاج کی قیادت آصف احمد خان اور جاوید پٹھان نے کی۔ مظاہرے میں محمد شعیب، عرفان خان، آصف خان، محمد رفیق، محمد ساجد، شیخ آصف، عبدالرفیق، شیخ حمزہ، محمد طالب، شیخ سلیم قریشی سمیت AIMIM کے بڑی تعداد میں کارکنان شریک ہوئے۔ AIMIM نے پیغام دیا کہ "غریب کا گھرکول خواب ادھورا نہیں رہے گا، ہم اپنا حق لے کر رہیں گے!"

رکن پارلیمان نریش مہسکے کو باوقار 'سنسد رتن' ایوارڈ سے نوازا گیا

مرکزی وزیر کرن رجیجو کے ہاتھوں نئی دہلی میں اعزاز، پارلیمنٹ میں شاندار کارکردگی پر حاصل ہوا ایوارڈ

تھانے: 26رجولائی (آفتاب شیخ) تھانے لوک سبھا حلقہ کی نمائندگی کرنے والے رکن پارلیمان نریش مہسکے کو پارلیمنٹ میں ان کے مؤثر اور سرگرم کردار کے اعتراف میں اس سال کا باوقار 'سنسد رتن' ایوارڈ دیا گیا۔ نئی دہلی میں منعقد ایک خصوصی تقریب میں مرکزی پارلیمانی امور اور اقلیتی امور کے وزیر کرن رجیجو نے انہیں یہ اعزاز پیش کیا۔ نریش مہسکے کو یہ ایوارڈ ان کی پہلی ہی پارلیمانی معیاد میں حاصل ہوا ہے، جس پر انہیں مختلف سیاسی، سماجی اور عوامی حلقوں سے مبارکبادیں موصول ہو رہی ہیں۔ ایوارڈ تقسیم کی اس تقریب میں کابینی وزیر کا درجہ رکھنے والے قومی پسماندہ طبقات کمیشن (NCBC) کے صدر ہنس راج گنگارام آہیر، پرائم پوائنٹ فاؤنڈیشن اور ای-میگزین پریزینس کے نمائندے بھی موجود تھے۔ اس موقع پر مہاراشٹر کے سات دیگر اراکین پارلیمان کو بھی 'سنسد رتن' ایوارڈ سے نوازا گیا۔ اعزاز حاصل کرنے کے بعد نریش مہسکے نے کہا: یہ ایوارڈ مجھے شیوسینا کے سربراہ اور مہاراشٹر کے نائب وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے کی حمایت، اور شیوسینا پارلیمانی گروپ کے لیڈر ڈاکٹر شری کانت شندے کی رہنمائی کی بدولت حاصل ہوا ہے۔ میں اپنے تمام ووٹروں، مہا یوتی کے عہدیداران، خواتین محاذ، نوجوان کارکنوں اور اپنے تمام شیوسینکوں کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ یہ ایوارڈ میرے لیے اعزاز کے ساتھ ایک بڑی ذمہ داری بھی ہے۔" یہ ایوارڈ ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام کے مشورے پر 2010 میں پرائم پوائنٹ فاؤنڈیشن اور ای-میگزین پریزینس کے ذریعے شروع کیا گیا تھا۔ پہلا ایوارڈ تقریب چنئی میں منعقد ہوا تھا، جس کا افتتاح خود ڈاکٹر کلام نے کیا تھا۔ یہ ایوارڈ مکمل طور پر سول سوسائٹی کی جانب سے دیا جاتا ہے۔ نریش مہسکے نے اپنا سیاسی سفر بھارتی ودیارتھی سینا سے شروع کیا، پھر بطور کارپوریٹر، قائد ایوان، تھانے کے میئر اور اب رکن پارلیمان تک کا ان کا سیاسی سفر قابلِ تقلید ہے۔ وہ اس وقت مرکزی ہاؤسنگ و اربن افیئرز کمیٹی، ریلوے و آبی مسافر نقل و حمل کمیٹی اور وقف ترمیمی بل 2024 پر تشکیل دی گئی مشترکہ پارلیمانی کمیٹی (JPC) کے رکن کی حیثیت سے خدمات انجام دے رہے ہیں۔ پارلیمنٹ میں ان کی مؤثر موجودگی، مدلل تقاریر اور مختلف پارلیمانی کمیٹیوں میں سرگرم شمولیت کی بنیاد پر انہیں یہ باوقار "سنسد رتن" ایوارڈ عطا کیا گیا ہے۔

انجمن اسلام اردو ریسرچ سینٹر بسترِ مرگ پر تھا پروفیسر دلوی نے اسے حیات نو بخشی: ڈاکٹر ظہیر قاضی

غالب انسٹی ٹیوٹ کی جانب سے پروفیسر عبدالستار دلوی کو انجمن اسلام ممبئی میں استقبالیہ

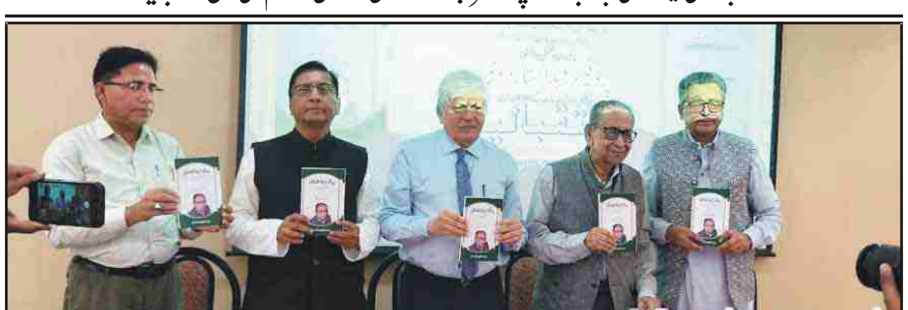

ممبئی: 26رجولائی: غالب انسٹی ٹیوٹ کے زیر اہتمام معروف اردو محقق اور ماہر لسانیات پروفیسر عبدالستار دلوی کی علمی خدمات کے اعتراف میں استقبالیہ جلسہ احمد زکریا ہال، انجمن اسلام، دادا بھائی نوروجی روڈ، ممبئی میں منعقد ہوا۔ جلسے کی صدارت انجمن اسلام کے صدر ڈاکٹر ظہیر قاضی نے کی۔ اپنے صدارتی خطاب میں انھوں نے کہا پروفیسر عبدالستار دلوی نے جس خلوص نیت سے اردو زبان و ادب کی خدمت انجام دی ہے اسی کھلے دل سے لوگوں نے اس کا اعتراف بھی کیا ہے۔ ان کا مطالعہ بہت وسیع ہے جس سے فائدہ اٹھا کر وہ قیمتی نتائج برآمد کرتے ہیں۔ وہ صرف اردو اور مراٹھی زبان کے ماہر نہیں ہیں بلکہ ممبئی اور کوکن کی تاریخ کے بھی منفرد اسکالر ہیں۔ جب انھوں نے انجمن اسلام اردو ریسرچ سینٹر کی ذمہ داری سنبھالی تب وہ تقریباً بسترِ مرگ پر تھا آپ کی کوششوں اور خلوص سے اس کو نئی زندگی ملی۔ غالب انسٹی ٹیوٹ کے ڈائرکٹر ڈاکٹر ادریس احمد نے کہا انسٹی ٹیوٹ کی سرگرمیوں میں اہم سرگرمی اردو کے ممتاز ادیبوں کے اعزاز میں تہنیتی جلسوں کا انعقاد ہے۔ یہ استقبالیہ انھیں شخصیات کے لیے منعقد ہوتا ہے جنھوں نے ہماری تربیت کی ہے اور ان کے افکار و خیالات سے ہم نے لکھنا پڑھنا اور سوچنا سیکھا ہے۔ لہٰذا یہ استقبالیہ نہ تو تعارف کا ذریعہ ہے اور نہ ہی اس کی حیثیت ادبی انعام جیسی ہے۔ بلکہ اس میں شکرگزاری کا جذبہ سب سے نمایاں ہے۔ پروفیسر عبدالستار دلوی صاحب نے اپنی عمر کا بڑا حصہ تدریس میں گزارا ہے۔ آپ کے شاگرد آج ہندستان کی بہترین دانش گاہوں میں پروفیسر اور صدر شعبہ کی حیثیت سے خدمات انجام دے رہے ہیں۔ آپ کی تحریروں نے ادب کے مطالعے کا مختلف زاویہ قائم کیا ہے۔ پروفیسر اقبال نے اس جلسے میں بطور مہمان خصوصی شرکت کی۔ اپنی گفتگو میں کہا کہ پروفیسر عبدالستار دلوی سے میری پہلی ملاقات ایک لائبریری میں ہوئی تھی اس وقت آپ ڈائریکٹر کی پوسٹ پر تھے لیکن آپ کے برتاؤ کی سادگی اور انسانیت نے میری ذہن پر جو اثر ڈالا اس کی یاد میں آج تک ذہن تازہ ہے۔ مجھے خوشی ہوئی کہ غالب انسٹی ٹیوٹ نے ممبئی آ کر آپ کو استقبالیہ دیا۔ ڈاکٹر فیاض احمد فیضی نے پروفیسر عبدالستار دلوی پر ایک خاکہ نما تحریر پیش کی جس میں ان کی شخصیت کے جملہ پہلوؤں کو پیش کیا۔ جناب جاوید جمال الدین نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ عبدالستار دلوی اس شخصیت کا نام ہے جن کی وجہ سے بچے اعلیٰ تعلیم کی جانب رخ کرتے تھے۔ ڈاکٹر مرلی رنگناتھن نے بھی دلوی صاحب سے اپنے دیرینہ تعلقات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ پروفیسر عبدالستار دلوی جتنی اچھی مراٹھی اور اردو جانتے اتنی ہی اچھی انگریزی بھی جانتے ہیں۔ مجھے اردو کی طرف راغب کرنے میں ان کی شخصیت کا نمایاں کردار ہے۔ سامعین میں اہم شہر کی اہم علمی و ادبی شخصیات نے شرکت کی۔

یورپی یونین اور جاپان کا افغانستان میں حقوق کی صورتحال پر تشویش کا اظہار کیا

کابل۔ 26رجولائی۔ ایم این این۔ ایک مشترکہ بیان میں، یورپی یونین اور جاپان نے افغانستان میں بگڑتے ہوئے انسانی حالات اور انسانی حقوق کی صورت حال پر گہری تشویش کا اظہار کیا، اور طالبان کی عبوری حکومت کو بین الاقوامی ذمہ داریوں کی پاسداری کے لیے جوابدہ ٹھہرایا۔ مشترکہ بیان میں لکھا گیا: "یورپی یونین اور جاپان افغانستان میں انسانی اور انسانی حقوق کی بگڑتی ہوئی صورتحال پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہیں۔ ہم طالبان کی ذمہ داری پر زور دیتے ہیں کہ وہ افغانستان کی تمام بین الاقوامی قانونی ذمہ داریوں کی مکمل تعمیل کو یقینی بنائیں، خاص طور پر انسانی حقوق کے حوالے سے اور افغانستان کو دہشت گردی کی محفوظ پناہ گاہ بننے سے روکیں۔" طلوع نیوز کے مطابق، یہ بیان حقوق کے گروپوں اور بین الاقوامی ایجنسیوں کی طرف سے بڑھتی ہوئی کالوں کے درمیان سامنے آیا ہے جس میں طالبان کی زیر قیادت انتظامیہ پر زور دیا گیا ہے کہ وہ بنیادی آزادیوں، خاص طور پر خواتین اور اقلیتوں کی آزادیوں کے تحفظ کے لیے۔ مشترکہ بیان پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے سیاسی تجزیہ کار احمد خان اندر نے کہا: "یورپی یونین، ایک طاقتور عالمی اتحاد اور جاپان کو، ایک ترقی یافتہ صنعتی اور اقتصادی ملک کے طور پر، موجودہ اسلامی امارت کے تحت انسانی حقوق کے بارے میں اپنے خدشات کو واضح کرنا چاہیے۔ انہیں یہ سمجھنا چاہیے کہ افغانستان میں برسوں کی جنگ کے بعد اب وسیع تحفظ حاصل ہے، اور بہت سے مسائل افغان حکومت کے ساتھ بات چیت اور سیاسی مشغولیت کے ذریعے حل کیے جانے چاہییں۔" طلوع نیوز نے رپورٹ کیا کہ کئی دوسرے افغان سیاسی مبصرین کا خیال ہے کہ امارت اسلامیہ کو یورپی یونین اور جاپان سمیت عالمی برادری کے ساتھ روابط بڑھانے کے لیے، اسے ملکی ترجیحات میں توازن رکھتے ہوئے بین الاقوامی خدشات کو دور کرنا چاہیے۔ ایک سیاسی مبصر معین گل سمکانی نے کہا: "عالمی برادری کو بھی اپنی ذمہ داریوں کو تسلیم کرنا چاہیے، اور امارت اسلامیہ کو چاہیے کہ وہ ایسے مسائل کو حل کرے جو اقوام متحدہ کے چارٹر کے مطابق ہوں، اسلام کے اصولوں سے متصادم نہ ہوں، اور افغان ثقافتی روایات کا احترام کریں۔" اسی طرح کے جذبات کی بازگشت کرتے ہوئے، ایک اور تجزیہ کار ادریس محمدی زازئی نے طلوع نیوز کو بتایا: "میری رائے میں، بین الاقوامی برادری کے مطالبات نہ تو سخت ہیں اور نہ ہی ناممکن -- وہ درحقیقت خود افغان عوام کی توقعات کے مطابق ہیں۔

عدل وانصاف کی عظیم فتح پر جمعیت علماء کی بےلوث جدوجہد کو سلام

وائرل نیوز ٹیم کا اظہارِ تشکر و عقیدت

جلگاؤں: 26رجولائی (عقیل خان بیاولی) یہ محض ایک قانونی جنگ کی کامیابی نہیں، بلکہ عدل وانصاف کے اُس چراغ کی جیت ہے جسے ظلمتوں کے طوفان بھی بجھا نہ سکے۔ ممبئی لوکل ٹرین بم دھماکوں کے جھوٹے مقدمے میں 19 سال قید و اذیت جھیلنے کے بعد کورٹ نے جن 12 بے گناہ مسلم نوجوانوں کو باعزت بری کیا، ان میں شہر جلگاؤں کے آصف بشیر خان بھی شامل ہیں، جنہیں بھی پھانسی کی سزا سنا دی گئی تھی۔ اس تاریخی فتح پر وائرل نیوز ٹیم نے مولانا رضوان فلاحی کی قیادت میں شیخ زاہد احمد، حافظ مرشید عالم، حافظ شاہد اور اویس رنگریز کے ہمراہ جمعیت علماء ضلع جلگاؤں کے صدر اور جمعیت علماء مہاراشٹر کے نائب صدر مفتی محمد ہارون ندوی کے دولت کدہ پر حاضری دی۔ وائرل نیوز ٹیم نے مٹھائی اور گلدستہ پیش کرتے ہوئے جمعیت علماء کی جانب سے کی گئی ہمہ جہت قانونی رہنمائی، عدالتی جنگ میں بےلوث تعاون اور مظلومین کے حق میں ثابت قدم قیادت پر دلی شکریہ ادا کیا۔ وائرل نیوز ٹیم نے کہا کہ یہ صرف آصف خان اور اُن کے ساتھیوں کی رہائی نہیں، بلکہ پورے ملک میں عدل و انصاف کی فتح، آئینِ ہند کی عظمت اور جمعیت علماء کے اُس عزم کا ثمر ہے جو ہر دور میں مظلوموں کے حق میں کھڑا رہا ہے۔ دعائیہ کلمات میں کہا گیا کہ "جمعیت علماء کا یہ کارنامہ رہتی دنیا تک انسانیت کی خدمت اور عدل و انصاف کے علمبرداروں کے لئے مشعلِ راہ رہے گا"۔

وقف قوانین کے خلاف معصوم واڑی کے معصومین کی پرعزم انسانی زنجیر

جلگاؤں میں پُرامن اور باوقار احتجاج کی مثال

جلگاؤں: 26رجولائی (عقیل خان بیاولی) ملک بھر میں نافذ کردہ نئے وقف قوانین کے خلاف جلگاؤں شہر میں ایک ایسا احتجاج دیکھنے میں آیا جو اپنی معصومیت، روحانیت اور پرامن مزاج کے باعث دلوں کو جھنجھوڑ دینے والا تھا۔ محلہ "معصوم واڑی" میں واقع مسجد ابوبکر کے صحن میں دینی مدارس کے ننھے بچوں نے انسانی زنجیر بنا کر حکومت کی بے حسی کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی۔ یہ مناظر نہ صرف دل کو چھو لینے والے تھے بلکہ ایک پراثر پیغام بھی دے رہے تھے کہ "وقف ہماری امانت ہے، مداخلت بند کرو!"، "ہم مدارس کی حفاظت کے لیے بیدار ہیں!"، "وقف املاک پر سرکاری قبضہ نا منظور!"۔ ننھے ہاتھوں میں اٹھے بینرز اور تختیاں گویا امت کے جذبات کی ترجمانی کر رہی تھیں۔ یہ پُرامن احتجاج مکمل طور پر آئینی دائرے میں رہ کر نہایت نظم و ضبط اور وقار کے ساتھ انجام پایا۔ مدارس کے معلمین، ٹرسٹیز اور سماجی کارکنان نے بچوں کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے اس پیغام کو عام کیا کہ وقف کی حفاظت صرف بڑوں ہی نہیں بلکہ ہر فرد کا دینی و سماجی فریضہ ہے۔ وقف بچاؤ کمیٹی کے کنوینر فاروق شیخ نے جذباتی انداز میں کہا: "جب معصوم بچوں تک کو وقف قوانین میں ہو رہے ناانصافی کی سمجھ آ چکی ہے تو اب خاموشی کا کوئی جواز باقی نہیں۔ ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وقف املاک کے متعلق قوانین پر فوری نظرثانی کی جائے اور مسلمانوں کے مذہبی، تعلیمی اور سماجی حقوق کا تحفظ یقینی بنایا جائے۔" یہ احتجاج ایک تحریک کا پیش خیمہ ثابت ہوا جسے عوامی سطح پر زبردست حمایت حاصل ہوئی۔ والدین، معزز شہریوں اور علاقے کے ذمہ دار افراد نے اس قدم کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ "یہ صرف بچوں کی آواز نہیں بلکہ پوری قوم کا نعرہ ہے۔ ہم اپنی مذہبی، ثقافتی اور دینی وراثت کی حفاظت کے لیے ہر سطح پر آئینی جدوجہد جاری رکھیں گے۔" اس موقع پر وقف بچاؤ کمیٹی کے عہدیداران و ممتاز سماجی شخصیات جن میں حافظ عبد الرحیم، حافظ عمران کاکر، مولانا غفران، حافظ وسیم پٹیل، اقبال شیخ، شیخ محمود سر، ادریس شیخ و دیگر معززین نے شرکت کی۔ یہ پُرامن احتجاج اس امر کی زندہ مثال بن کر ابھرا کہ مسلمان قوم کا ہر فرد، خواہ وہ بچہ ہو یا بزرگ، مرد ہو یا عورت، اپنے دینی و تعلیمی اداروں اور وقف املاک کی حفاظت کے لیے بیدار ہے اور آئینی حدود میں رہ کر حق و انصاف کی جدوجہد میں سرگرم عمل ہے۔ اس قبل خواتین کی انسانی زنجیر احتجاج کر چکی ہے اور سلسلہ منصوبہ بند طریقہ سے جاری ہے۔

پاکستان میں افغان مہاجرین کو ویزے کی پابندیوں کے درمیان ملک بدری کا خدشہ

کابل۔ 26رجولائی۔ ایم این این۔ طلوع نیوز نے رپوٹ کیا کہ پاکستان میں افغان مہاجرین نے ویزہ کی توسیع کی خدمات کی معطلی پر خطرے کی گھنٹی بجا دی ہے، جس سے جبری ملک بدری کے بڑھتے ہوئے خدشات اور مقامی پولیس کی طرف سے ہراساں کیے جانے کے بڑھتے ہوئے واقعات کی اطلاع ہے۔ طلوع نیوز کے مطابق، رجسٹریشن کے ثبوت (پی او آر) کارڈز کی منسوخی نے افغان شہریوں کے لیے ملک میں قانونی طور پر رہنا مشکل بنا دیا ہے۔ یہ پیشرفت پاکستان کی جانب سے افغان مہاجرین کو نشانہ بنانے کے لیے بڑے پیمانے پر ملک بدری کی جاری مہم کے درمیان سامنے آئی ہے۔ "اسلام آباد میں تمام مہاجرین کے لیے بہت مشکل حالات پیدا کر دیے گئے ہیں۔ ایک طرف تو گرفتاریاں دن رات ہو رہی ہیں، اور دوسری طرف ویزوں میں توسیع کا عمل رک گیا ہے۔ فی الحال، پاکستان میں رہنے والے ایک افغان باشندے، محمد رضا سحیش نے کہا، "ویزہ یا پاسپورٹ کی تجدید نہیں ہو رہی۔ ان خدمات کی معطلی سینئر پاکستانی حکام کے ان بیانات کے بعد کی گئی ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ پی او آر کارڈز کی مزید تجدید نہیں کی جائے گی، جس سے پناہ گزینوں کی آبادی میں خوف اور غیر یقینی کی صورتحال پیدا ہوگی۔ ایک اور افغان پناہ گزین عتیق اللہ منصور نے کہا، "ایک سینئر پاکستانی اہلکار کے اعلان کے بعد کہ پی او آر کارڈز کو مزید نہیں بڑھایا جائے گا، افغان مہاجرین میں خوف اور خوف پھیل گیا۔ طلوع نیوز نے رپورٹ کیا کہ، ملک بدری کی ابتدائی لہروں میں، ہزاروں افغان شہریوں کو اپنا سامان جمع کرنے یا ذاتی املاک کی حفاظت کے لیے مناسب وقت کے بغیر بے دخل کر دیا گیا تھا۔ مہاجرین کے حقوق کے لیے کام کرنے والے ایک کارکن محمد خان طالبی محمد زئی نے خبردار کیا،" پاکستان کے اقدامات ایک اور انسانی بحران کا باعث بن سکتے ہیں، خاص طور پر چونکہ دوسرے ممالک بھی اس کی پیروی کرنا شروع کر رہے ہیں۔ طلوع نیوز نے نوٹ کیا کہ پاکستان کے اقدامات کے علاوہ، ایران افغان تارکین وطن کو ملک بدر کرنے کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہے، جس سے خطے میں کمزور آبادیوں پر مزید دباؤ شامل ہے۔ دریں اثنا، افغان واپس آنے والوں کے لیے بین الاقوامی امداد میں کمی نے خود افغانستان کے اندر بگڑتے ہوئے معاشی حالات پر عالمی تشویش کو جنم دیا ہے۔ یہ اس وقت سامنے آیا ہے جب افغانستان میں اقوام متحدہ کے امدادی مشن (یو این اے ایم اے) نے اپنی تازہ ترین رپورٹ میں انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزیوں کا حوالہ دیتے ہوئے پڑوسی ممالک سے افغان شہریوں کی غیر ارادی طور پر واپسی کے واقعات کو جھنڈا دیا ہے۔

یورپی یونین نے تبت میں چین کے جبر کی مذمت کی

برسلز (بیلجیئم)، 26 جولائی۔ ایم این این۔ 24 جولائی 2025 کو بیجنگ میں منعقد ہونے والی 25ویں یورپی یونین-چین سربراہی کانفرنس میں، یورپی یونین نے تبت میں انسانی حقوق کی بگڑتی ہوئی صورت حال کے حوالے سے سخت تشویش کا اظہار کیا، جس سے یہ ایک اور واضح اشارہ ہے کہ تبت یوروپی یونین۔ چین تعلقات میں تنازعات کا ایک اہم نکتہ بنا ہوا ہے۔ سربراہی اجلاس، جس میں یورپی یونین اور چین کے سفارتی تعلقات کے 50 سال کی یاد بھی منائی گئی، اس میں اعلیٰ سطح کے رہنماؤں کو اکٹھا کیا گیا، جن میں یورپی کونسل کے صدر انتونیو کوسٹا، یورپی کمیشن کے صدر ارسلا وان ڈیر لیین، یورپی یونین کے اعلیٰ نمائندے کاجا کالس، اور چینی صدر شی جن پنگ شامل ہیں۔ متعدد دو طرفہ اور عالمی مسائل پر توجہ مرکوز کرنے کے باوجود، یورپی یونین نے اس بات کو یقینی بنایا کہ تبت نظامی حقوق کی خلاف ورزیوں اور مذہبی آزادیوں میں مداخلت کا حوالہ دیتے ہوئے ایجنڈے پر مضبوطی سے قائم رہے۔

بھیونڈی کے اسکول کو صاف پینے کے پانی کا تحفہ

ایس۔آر۔گروپ اور جن کلیان ٹرسٹ کی مشترکہ پہل

بھیونڈی: 26رجولائی (شارف انصاری):- بھیونڈی کے راوجی نگر میں واقع میونسپل اسکول نمبر 54 میں آج طلباء کے لیے صاف اور محفوظ پینے کے پانی کی سہولت کا آغاز کیا گیا۔ یہ سہولت جن کلیان چیریٹیبل ٹرسٹ اور ایس۔آر۔ گروپ آف کمپنیز کی مشترکہ کوششوں سے فراہم کی گئی ہے۔ اس مقصد کے لیے اسکول میں جدید پانی صاف کرنے والی مشین نصب کی گئی، جس کا باضابطہ افتتاح ایک پُروقار تقریب میں عمل میں آیا۔ اس موقع پر ایس۔آر۔ گروپ آف کمپنیز کے چیئرمین جناب رما کانت پانڈا نے مہمانِ خصوصی کے طور پر تقریب کی صدارت کی، جبکہ سابق کارپوریٹر سنتوش شیٹی، ہرشل پاٹل اور پرشانت لاڈ معزز مہمانوں کے طور پر موجود تھے۔ تمام مہمانوں نے اس سماجی خدمت کی بھرپور ستائش کرتے ہوئے اسے طلباء کی صحت کے لیے ایک اہم قدم قرار دیا۔ اسکول انتظامیہ نے اس نیک عمل پر رما کانت پانڈا، بسورنجن پانڈا، جن کلیان ٹرسٹ کے ٹرسٹی منگیش یادو اور ونود دینا گرندلا کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ اس اقدام سے نہ صرف بچوں کو صاف و محفوظ پانی میسر ہوگا بلکہ ان کی صحت اور ہمہ جہت ترقی پر بھی مثبت اثرات مرتب ہوں گے۔ اس موقع پر شووم جھا، بپن پٹیل اور ٹرسٹ کے عہدیدار پی۔ ڈی۔ یادو، مکیش جھا، سمیر شیخ، دھیرندر پال، ارجن سبانی، منیش یادو، سونو پاسی، پون یادو سمیت کئی معزز شخصیات موجود تھیں۔

پاکستان میں بچوں کے سوشل میڈیا استعمال پر پابندی عائد کرنے سے متعلق بل میں کیا خاص ہے؟

پاکستان کی سینیٹ میں ایک ایسا بل پیش کیا گیا ہے جس کے قانون بننے کی صورت میں سوشل میڈیا کمپنیوں پر یہ پابندی ہوگی کہ ان کے پلیٹ فارمز 16 برس سے کم عمر کے بچے اور نوجوان استعمال نہ کر پائیں۔ رواں ہفتے سینیٹ میں یہ بل پاکستان پیپلز پارٹی (پی پی پی) سے تعلق رکھنے والے سینیٹرز سرمد علی اور مسرور احسن نے پیش کیا ہے۔ اس بل میں کہا گیا ہے کہ فیس بک، انسٹاگرام، ٹک ٹاک، واٹس ایپ، بیگو لائیو، سنیپ چیٹ، یوٹیوب اور تھریڈز سمیت تمام سوشل میڈیا پلیٹ فارمز کو پابند کیا جائے کہ وہ 16 برس سے کم عمر نوجوانوں کو سوشل میڈیا استعمال کرنے کی اجازت نہ دیں۔ واضح رہے کہ یہ بل فی الوقت صرف سینیٹ میں پیش کیا گیا ہے اور اسے قانون میں تبدیل کرنے کے لیے اسے سینیٹ اور قومی اسمبلی دونوں سے منظوری کی ضرورت ہوگی۔

بِل میں مزید کیا کہا گیا ہے؟

اس بِل کو 'سوشل میڈیا (حدِ عمر برائے صارفین)، 2025' کا نام دیا گیا ہے۔ اس بِل کے مطابق حدِ عمر کی خلاف ورزی کرنے والے سوشل میڈیا پلیٹ فارم کو 50 ہزار سے 50 لاکھ روپے تک جُرمانے کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ بِل میں 16 برس سے کم عمر افراد کو سوشل میڈیا اکاؤنٹ بنانے میں مدد دینے والے افراد کے لیے بھی چھ مہینے تک کی قید اور 50 ہزار سے 50 لاکھ تک جُرمانے کی سزا تجویز کی گئی ہے۔ بِل کے مطابق پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن اتھارٹی (پی ٹی اے) کے پاس یہ اختیارات ہونے چاہییں کہ وہ 16 برس سے کم عمر نوجوانوں کے موجودہ سوشل میڈیا اکاؤنٹس بلاک کر سکے۔ بِل پیش کرنے والے دونوں سینیٹرز نے اپنے مشترکہ بیان میں کہا ہے کہ ایسی علامات موجود ہیں کہ سوشل میڈیا نوجوانوں پر منفی اثرات ڈال رہا ہے اور اس بِل کا مقصد سوشل میڈیا پلیٹ فارمز کو پابند بنانا ہے کہ وہ بِل میں درج شدہ عمر سے کم عمر صارفین کو اکاؤنٹس بنانے کی اجازت نہ دیں۔ دونوں سینیٹرز کے مطابق ایسے قوانین پہلے ہی نیوزی لینڈ اور آسٹریلیا جیسے ممالک میں نافذ العمل ہیں۔ آسٹریلیا میں گذشتہ برس 16 سال سے کم عمر افراد پر ٹک ٹاک، فیس بک، انسٹاگرام اور ایکس جیسے ڈیجیٹل پلیٹ فارمز کے استعمال پر پابندی عائد کرنے کا قانون پاس کیا گیا تھا۔ اس قانون میں سوشل میڈیا کمپنیوں سے کہا گیا تھا کہ وہ 16 سال سے کم عمر نوجوانوں کو اپنے اکاؤنٹس بنانے سے روکنے کے لیے مناسب اقدامات کریں۔ تاہم تا حال اس قانون کے نافذ العمل ہونے کے حوالے سے آسٹریلیا میں خدشات موجود ہیں اور نومبر میں بننے والے اس قانون پر تا حال عمل درآمد نہیں ہو پایا۔ اس کی سب سے بڑی وجہ سوشل میڈیا کمپنیوں کے لیے صارفین کی درست عمر کا تعین کرنے کے لیے اقدامات متعارف کروانا ہے۔

کیا یہ بِل نافذ العمل ہے؟

برطانوی ادارے چائلڈ ایکسپلوٹیشن اینڈ آن لائن پروٹیکشن کمانڈ کے مطابق زیادہ تر مقبول سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر صارفین کے لیے کم سے کم حدِ عمر 13 برس مقرر کی گئی ہے۔ ماہرین کو موجودہ حالت میں اس بِل کا نفاذ مشکل نظر آتا ہے۔ غیر سرکاری ادارے بولو بھی سے منسلک ڈیجیٹل رائٹس ایکٹوسٹ فریحہ ادریس کہتی ہیں کہ اس طرح کی قانون سازی 'خواہشات کی ایک فہرست' کی طرح نظر آتی ہے اور 'اس طرح کے نکات ہم نے سوشل میڈیا رولز 2021 میں بھی دیکھے تھے جس میں سوشل میڈیا پلیٹ فارمز کو پاکستان میں دفاتر قائم کرنے کا پابند بنایا گیا تھا لیکن ایسا نہیں ہو سکا۔' 'ایسا کرنے کی کوششیں برسوں سے ہو رہی ہیں لیکن ضروری نہیں کہ قانون بنانے سے ایسا ہو بھی جائے گا۔' وہ کہتی ہیں کہ ہر چیز کو روکنے کے لیے حکام سزاؤں کی راہ اپناتے ہیں جیسے کہ جرمانے اور دیگر سزائیں۔ بِل میں پی ٹی اے کو سوشل میڈیا اکاؤنٹس بلاک کرنے کے اختیارات دینے کی تجویز دی گئی ہے جبکہ پاکستان نے سائبر کرائم کی روک تھام کے لیے حال ہی میں نیشنل سائبر کرائم انویسٹیگیشنز ایجنسی (این سی سی آئی اے) نامی نیا ادارہ قائم کیا ہے۔ فریحہ ادریس نے بی بی سی اردو کو بتایا کہ پیکا قانون کے مطابق سوشل میڈیا کے معاملات پی ٹی اے نہیں بلکہ ایک نئے ادارے کے دائرہ اختیار میں آتے ہیں۔ 'اس بِل کو دیکھ کر لگتا ہے جیسے کہ اسے بنا سوچے سمجھے بنایا گیا ہے۔' آئی ٹی قوانین پر مہارت رکھنے والے وکیل حسن نیازی کہتے ہیں کہ اس بِل کو نافذ کرنے کے لیے پاکستان کے پاس صرف ایک آپشن ہے کہ وہ 'ان کمپنیوں کو ملک میں بلاک کرنے کی دھمکی دے۔' 'جُرمانے جیسی روایتی سزاؤں کے ذریعے اس بِل کا اطلاق ممکن نہیں نظر آتا کیونکہ اس کے لیے آپ کو امریکہ جیسے ممالک میں بھی اپنے دعوے دائر کرنے پڑیں گے۔' وہ مزید کہتے ہیں کہ انھیں نہیں لگتا کہ سوشل میڈیا کمپنیاں اس قانون پر عمل کریں گی کیونکہ اس کے لیے انھیں اپنی پروڈکٹس میں بہت تبدیلیاں کرنی پڑیں گی۔ 'پاکستان ان کے لیے اتنی بڑی مارکیٹ نہیں ہے اور اس کو اپنی ترجیحات میں شامل نہیں کریں گے۔'

نانڈیڑ میں موسلا دھار بارش سے نظام زندگی درہم برہم

وشنو پوری ڈیم کا ایک دروازہ کھولا گیا

گوداوری ندی کے کنارے آباد ناندیڑ، پربھنی اور جالنہ کے شہریوں کو الرٹ رہنے کی ہدایت

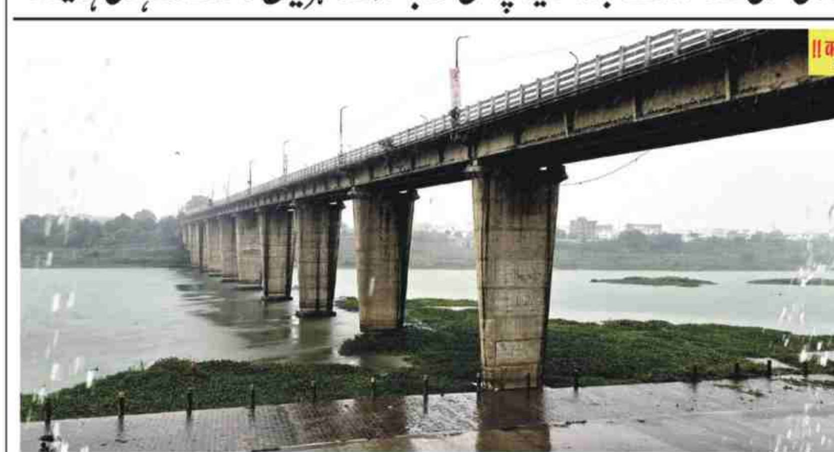

ناندیڑ، 26 جولائی (ورق تازہ نیوز): ناندیڑ شہر اور اطراف کے علاقوں میں ہفتہ کو صبح سے جاری موسلا دھار بارش نے عام زندگی کو بری طرح متاثر کیا ہے۔ شدید بارش کے نتیجے میں بازاروں میں کاروباری سرگرمیاں ماند پڑ گئیں، جبکہ ٹریفک کی روانی بھی متاثر ہوئی۔ شہری انتظامیہ کے مطابق شہر کے متعدد نشیبی علاقوں میں بارش کا پانی اور نالوں کا گندہ پانی گھروں اور دکانوں میں داخل ہوگیا ہے، جس سے عوام کو شدید پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

وشنو پوری ڈیم کا دروازہ کھولا گیا، پانی کا اخراج جاری

شدید بارش کے باعث وشنو پوری ڈیم کی سطح خطرے کے نشان کے قریب پہنچ گئی، جس کے پیش نظر ہفتہ کی شام ڈیم کا ایک دروازہ کھول کر 452 کیومیکس پانی گوداوری ندی میں چھوڑا گیا۔ ڈیم انتظامیہ کے مطابق مزید بارش کی صورت میں پانی کا اخراج بڑھایا جاسکتا ہے۔

جائیکواڑی ڈیم بھی خطرے کی سطح پر
کسی بھی وقت دروازے کھولے جاسکتے ہیں

ادھر اورنگ آباد میں واقع جائیکواڑی ڈیم کی سطح بھی مسلسل بڑھ رہی ہے، اور اگر بارش جاری رہی تو کسی بھی وقت اس کے دروازے کھولے جاسکتے ہیں۔ اس کے پیش نظر ناندیڑ، پربھنی اور جالنہ اضلاع کے گوداوری ندی کے کنارے آباد شہریوں کو ضلعی انتظامیہ کی جانب سے **چوکس رہنے اور احتیاطی تدابیر اختیار کرنے** کی ہدایت دی گئی ہے۔

ڈرینج کی کھدائی شہریوں کے لیے مصیبت بنی

بارش سے پیدا ہونے والی مشکلات میں اس وقت مزید اضافہ ہوگیا جب شہری علاقوں میں ڈرینج لائن کی جاری کھدائی کے باعث کھلے گڑھوں میں پانی بھر گیا۔ ان گڑھوں میں پانی جمع ہونے سے کئی مقامات پر حادثات کے خدشات بڑھ گئے ہیں، اور راہگیروں کو شدید دشواری کا سامنا ہے۔ مقامی باشندوں نے مطالبہ کیا ہے کہ انتظامیہ فوری طور پر ان گڑھوں کو بند کرے یا مناسب حفاظتی اقدامات کرے۔

نشیبی علاقوں میں پانی داخل، عوام پریشان

شہر کے نشیبی علاقوں میں بارش اور نالوں کا پانی گھروں میں داخل ہو چکا ہے۔ کئی مقامات پر لوگوں نے خود اپنے گھروں سے پانی نکالنے کی کوشش کی، تاہم مسلسل بارش کے باعث صورتحال مزید خراب ہوگئی ہے۔

انتظامیہ کی اپیل: ضلعی انتظامیہ اور محکمہ آفات نے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ افواہوں پر دھیان نہ دیں، لیکن احتیاط ضرور برتیں۔ گوداوری کے کنارے رہنے والے لوگ ندی کے قریب نہ جائیں اور بچوں کو خاص طور پر ندی نالوں سے دور رکھیں۔ حالات پر مسلسل نگرانی کی جارہی ہے اور کسی بھی ہنگامی صورتحال سے نمٹنے کے لیے امدادی ٹیموں کو الرٹ پر رکھا گیا ہے۔ مزید بارش کی پیش گوئی کے مدنظر شہریوں کو احتیاطی اقدامات کے ساتھ محفوظ مقامات پر رہنے کی تاکید کی گئی ہے۔

ڈینگی، ملیریا، چکن گنیا اور دیگر بیماریوں کا خدشہ

بیماریوں پر قابو پانے کے لیے شہری تعاون کریں: ضلع صحت افسر

ناندیڑ:26/جولائی (ورق تازہ نیوز) موجودہ بارش اور اس کے بعد پیدا ہونے والی نمی والی فضا کی وجہ سے کیڑوں سے پھیلنے والی بیماریوں کے پھیلنے کا خدشہ ہے، اس کے پیش نظر ناندیڑ محکمہ صحت نے شہریوں سے ہوشیار رہنے کی اپیل کی ہے۔ ضلع صحت افسر ڈاکٹر سنگیتا دیشمکھ نے کہا ہے کہ ڈینگی، ملیریا، چکن گنیا اور دیگر کیڑوں سے پھیلنے والی بیماریوں پر قابو پانے کے لیے محکمہ صحت پابند عہد ہے۔ بیماریوں پر قابو پانے کے لیے اقدامات: محکمہ صحت کے کارکن گھر گھر جاکر شہریوں کو ان بیماریوں کے بارے میں آگاہ کریں گے اور احتیاطی تدابیر سے آگاہ کریں گے۔ ٹھہرے ہوئے پانی میں مچھروں کی افزائش ہوتی ہے، اس لیے گھروں کے اندر اور باہر رکھے گئے گملے، پرانے ٹائر، ناریل کے خول، پانی کی ٹنکیاں وغیرہ میں پانی جمع نہ ہونے دینے کی اپیل کی گئی ہے۔ صحت کارکن مچھر پیدا ہونے کے مقامات کا پتہ لگا کر انہیں ختم کریں گے۔ ضرورت کے مطابق مچھروں کی افزائش والے علاقوں میں اسپرے کیا جائے گا۔ آشا کارکنان اور محکمہ صحت کے اہلکار گھر گھر جاکر بخار کے مریضوں کی تلاش کریں گے اور انہیں مناسب طبی مشورہ اور علاج فراہم کرنے میں مدد کریں گے۔ بخار ہونے پر فوری طور پر نزدیکی صحت مرکز یا ڈاکٹر سے رجوع کرکے معائنہ کروائیں اور علاج لیں۔ خود علاج سے پرہیز کریں۔ شہریوں سے گزارش ہے کہ وہ محکمہ صحت کے ساتھ تعاون کریں اور اپنے علاقے میں صفائی ستھرائی کا خاص خیال رکھیں۔ ہفتے میں ایک دن "خشک دن" منا کر پانی کے برتن خالی کر دیں۔ کھڑکیوں پر جالیاں لگائیں اور سوتے وقت مچھر دانی کا استعمال کریں۔ اپنی صحت کی حفاظت کرنا آپ کے اپنے ہاتھ میں ہے۔ کسی بھی قسم کے بخار یا بیماری کی علامت ظاہر ہونے پر فوری طور پر قریبی ذیلی مرکز یا پرائمری ہیلتھ سینٹر جیسی سرکاری اداروں سے رجوع کریں، ایسی اپیل ضلع صحت افسر ڈاکٹر سنگیتا دیشمکھ اور ملیریا افسر ڈاکٹر امرت چوہان نے کی ہے۔

بڑی درگاہ شریف میں آنکھوں کے چشموں کی مفت تقسیم کی تقریب کا انعقاد

ناندیڑ: (راست) مرکزی خانقاہ عالیہ کلاں امام سلسلہ عاشقان مکھا شاہی مداری طبقاتی جامع السلاسل بامشہور بڑی درگاہ شریف محلّہ (گادی) گاڑی پورہ میں مورخہ 10 جولائی سے 18 جولائی 2025 کو صاحب بارگاہ سرکار بڑی درگاہ قطب دکن آل نبی اولاد علی حضرت سیدنا میراں حسینی الجعفری تاشقدی المعروف سیدنا مخدوم میراں مکھاشاہ اولیاء مداریہ رضی اللہ عنہ کے 447وے عرس شریف کہ موقع پر علمی، روحانی، تربیتی، طبی مجالس منعقد ہوکر فیض بخش عام ہوئی۔ ان میں ایک کڑی مفت طبی آئی کیمپ (آنکھوں کہ مرض کی تشخیص) کا کامیاب انعقاد عمل میں آیا تھا۔ جس میں بلا لحاظ مذہب وملت 520 مریضوں کا مفت معائنہ سارے مریضوں میں دواؤں کی تقسیم اور 5 مریضوں کے لیے جو (موتیا بینج) کے مرض کا شکار ہیں ان کے اپریشن کی آسانی کی گئی جب کہ 300 مریضوں کے لیے مفت چشمہ بینائی (نمبر کہ عینک) کا اہتمام خانقاہ عالیہ کلاں بڑی درگاہ شریف کی جانب سے عمل میں آیا۔ بتاریخ 25 جولائی بروز جمعہ دوپہر 3 بجے احاطہ بڑی درگاہ شریف میں صاحب سجادہ نشین ومتولی بڑی درگاہ شریف تقدس مآب حضرت سید شاہ محمد نصیرالدین شمیم حسینی صاحب قبلہ جعفری مداری طبقاتی المکھا شاہی جامع السلاسل حفظ اللہ کی سرپرستی میں و دیگر معزز مہمانوں کی موجودگی میں تقریب تقسیم چشمہ بینائی (نمبر کہ عینک) کی تقریب منعقد ہوگی۔ جس میں اس سال میڈیکل آئی کیمپ سے استفادہ حاصل کرنے والے مریضوں کو بینائی کہ چشمے (نمبر کہ عینک) دیے جائے گے۔ بعد از خانقاہوں کا منہج خدمت خلق پر مخصوص شخصیات کے بیان ہوں گے اور دعا خیر تقسیم تبرک پر تقریب کا اختتام عمل میں آیا گا۔ یاد رہے ہر سال سرکار بڑی درگاہ شریف کے عرس مبارک کہ موقع پر مفت طبی آئی کیمپ کا انعقاد عمل میں آتا ہے ضرورت مند صاحبین اس سے استفادہ حاصل کریں۔ اس طرح کی پرس نوٹ انیس الدین مختار عام و برادر صاحب سجادہ نشین نے جاری کی۔

(نوٹ:- جن حضرات نے اس کیمپ میں اپنے مرض کا معائنہ کروایا ہیں جن کو نمبر کا چشمہ (عینک) واضح ہوا تھا وہ اس تقریب میں آکر اپنا نمبر کا چشمہ لے کر جائیں)

آئی ٹی صنعت کا ریاست کے باہر جانا حکومت کی نااہلی کا نتیجہ، اجیت پوار کو فوری استعفیٰ دینا چاہیے: ہرش وردھن سپکال

ممبئی: 26 جولائی۔ مہاراشٹر پردیش کانگریس کمیٹی کے صدر ہرش وردھن سپکال نے آج حکومت مہاراشٹر اور خاص طور پر نائب وزیر اعلیٰ و پونے کے نگراں وزیر اجیت پوار پر شدید تنقید کرتے ہوئے الزام عائد کیا کہ ان کی نااہلی اور لاپرواہی کی وجہ سے پونے جیسے اہم شہر کا آئی ٹی سیکٹر رفتہ رفتہ بنگلور اور حیدرآباد منتقل ہو رہا ہے۔ انہوں نے سوال کیا کہ جب خود اجیت پوار اس حقیقت کو تسلیم کر رہے ہیں، تو کیا وہ اور حکومت کے دیگر ذمہ داران اُس وقت تک سو رہے تھے؟ انہوں نے اس زبردست ناکامی کی اخلاقی ذمہ داری لیتے ہوئے اجیت پوار سے فوری استعفیٰ دینے کا مطالبہ کیا۔ سپکال نے کہا کہ پونے ہمیشہ سے مہاراشٹر کا صنعتی، ثقافتی اور سیاسی مرکز رہا ہے، لیکن آج شہر کی عظمت قصہ پارینہ بن چکی ہے۔ کویتا گینگ، منشیات کا کاروبار، بارش میں شہروں کا ڈوب جانا اور بدترین ٹریفک نے پونے کی صنعتوں کا دم گھونٹ دیا ہے۔ قانون وانتظام کی تباہی، بی جے پی حکومت کے وزراء ؎ کی بدعنوانی اور غنڈہ گردی نے صنعتکاروں کو مایوس کر دیا ہے، جس کی وجہ سے وہ مہاراشٹر چھوڑنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ نہ صرف موجودہ صنعتیں مہاراشٹر سے جا رہی ہیں، بلکہ جو منصوبے آسکتے تھے، جیسے ویدانتا-فاکسکان، وہ بھی حکومت کی نااہلی کی وجہ سے گجرات چلے گئے۔ یہ منصوبہ 1.6 لاکھ کروڑ روپے کی سرمایہ کاری اور 2 لاکھ روزگار کے مواقع کے ساتھ مہاراشٹر کے لیے ایک سنہرا موقع تھا، لیکن بی جے پی حکومت نے اسے گنوا دیا۔ سپکال نے زور دے کر کہا کہ اب جبکہ خود نائب وزیر اعلیٰ یہ مان رہے ہیں کہ صنعتیں مہاراشٹر چھوڑ رہی ہیں، تو حکومت کو یہ واضح کرنا چاہیے کہ ایسا کیوں ہو رہا ہے؟ آخر وہ کون سی وجوہات ہیں جن کی بنا پر سرمایہ کار مہاراشٹر سے منہ موڑ رہے ہیں؟ انہوں نے اس بات پر بھی تشویش ظاہر کی کہ صرف پونے ہی نہیں بلکہ ناسک، چھترپتی سمبھاجی نگر، ناگپور اور ممبئی جیسے شہر بھی صنعتی طور پر زوال کا شکار ہیں۔ نوجوانوں کو روزگار نہیں، کسانوں کو ان کی فصل کا دام نہیں، خودکشیوں کا سلسلہ جاری ہے، مہنگائی نے عام آدمی کی کمر توڑ دی ہے، اور دوسری طرف حکومت کے وزراء صرف مذہبی نفرت پھیلا کر اور 'کھوکے' کی سیاست سے اپنی جیبیں بھرنے میں مصروف ہیں۔ ہرش وردھن سپکال نے بی جے پی حکومت پر طنز کرتے ہوئے کہا کہ مہاراشٹر کو ایک ایسی 'آقا وکھوکے' کلچر میں دھکیل دیا گیا ہے، جو اسے مکمل تباہی کی طرف لے جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مہاراشٹر نے اس سے زیادہ کرپٹ، ناکارہ اور بے شرم حکومت کبھی نہیں دیکھی

ناندیڑ پاسپورٹ آفس میں درخواست گزار ہراسانی کا شکار

رکن پارلیمنٹ عمران پرتاپ گڑھی سے منتجب الدین کی نمائندگی

ناندیڑ (نامہ نگار): ناندیڑ شہر کے ہیڈ پوسٹ آفس میں سن 2018 میں پاسپورٹ سویدھا کیندر کا آغاز عمل میں آیا تھا۔ پچھلے سات سال کے دوران پچاس ہزار سے زائد درخواست گزاروں نے اپنے پاسپورٹ کی کاروائی یہاں مکمل کی ہے۔ پچھلے کچھ دنوں سے ناندیڑ کے پاسپورٹ آفس میں درخواست گزاروں کو ہراساں کیا جارہا ہے۔ پاسپورٹ ایکٹ کے مطابق بھارت کے شہری پاسپورٹ بنوا سکتے ہیں۔ درخواست گزار کو تاریخ پیدائش کے لیے ایک ثبوت اور رہائش وشناخت کے لیے ایک ثبوت پیش کرنا لازمی ہوتا ہے۔ سابق میں کئی درخواست گزاروں نے آدھار کارڈ اور پین کارڈ کے ذریعہ اپنے پاسپورٹ با آسانی بنوائے تھے۔ پچھلے کچھ دنوں سے ناندیڑ پاسپورٹ آفس میں پہلے تو الیکشن شناختی کارڈ کی سختی کی جارہی تھی اب سبھی درخواست گزاروں سے برتھ سرٹیفکٹ مانگا جارہا ہے۔ ضعیف افراد کے پاس برتھ سرٹیفکٹ موجود نہیں ہے۔ بہت سارے لوگوں کے پاس تاریخ پیدائش کے ثبوت کے طور پر اسکول کی ٹی سی موجود ہے اس کے باوجود ان کے اسکول کا یہ ثبوت قبول نہیں کیا جارہا ہے۔ ناندیڑ میں پچھلے کچھ ماہ سے درخواست گزاروں کو کافی پریشان کیا جارہا ہے اس سلسلہ میں کئی لوگوں نے شکایتیں بھی کی ہے۔ سابق کارپوریٹر و کانگریس پارٹی کے ترجمان منتجب الدین نے دو دن قبل دہلی میں راجیہ سبھا کے رکن پارلیمنٹ عمران پرتاپ گڑھی سے ملاقات کرکے انہیں میمورنڈم پیش کیا اور مطالبہ کیا کہ وہ اس معاملہ میں بھارت کے وزیر خارجہ ایس جے شنکر سے فوری نمائندگی کرکے ناندیڑ کے پاسپورٹ آفس میں درخواست گزاروں کو ہو رہی پریشانیوں کے مسئلہ کو حل کریں۔ عمران پرتاپ گڑھی نے تیقن دیا کہ وہ جلد ہی وزیر خارجہ سے نمائندگی کریں گے۔ اس موقع پر منتجب الدین کے ہمراہ سابق ڈپٹی میئر شمیم عبداللہ بھی موجود تھے۔

فصل کٹائی تجربات میں درستگی ضروری ہے:- کرن امبیکر
ضلع سطحی فصل کٹائی تربیتی ورکشاپ مکمل

ناندیڑ:26/جولائی (ورق تازہ نیوز) فصل بیمہ اور فصلوں کا جائزہ لینے کے لیے فصل کٹائی کے تجربات بے حد اہم ہیں۔ لہٰذا ان تجربات میں درستگی برقرار رکھنا نہایت ضروری ہے، ایسا اظہار رہائشی نائب ضلع کلکٹر کرن امبیکر نے کیا۔ وہ خریف سیزن 2025-26 کے لیے ضلع سطح پر منعقدہ فصل کٹائی تجرباتی تربیتی ورکشاپ کے افتتاحی پروگرام میں خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے متعلقہ افسران واہلکاروں کو ہدایت دی کہ فصل بیمہ اور فصلوں کے جائزے کے لیے ان تجربات میں احتیاط اور سائنسی طریقہ کار اپنایا جائے۔ یہ تربیتی پروگرام ناندیڑ کے ضلعی کلکٹر آفس میں ڈاکٹر شنکر راو چوہان پلاننگ ہال میں منعقد کیا گیا۔ اس موقع پر ضلع سپرنٹنڈنٹ زراعت افسر دتت کمار کلصایت، تربیت کار شامراو؟ بینگیوار، ریونیو اور زراعت محکمہ کے افسران ودیگر موجود تھے۔ ضلع سپرنٹنڈنٹ زراعت افسر دتت کمار کلصایت نے اپنے ابتدائی خطاب میں فصل کٹائی کی اہمیت واضح کی۔ انہوں نے کہا کہ فصل بیمہ کے نقصانات کی تلافی کے لیے ان تجربات کی اہمیت بہت زیادہ ہے، اس لیے تمام افسران واہلکاروں کو ہدایت دی جاتی ہے کہ مقررہ تجربات سائنسی بنیادوں پر مکمل کریں۔ مرکزی تربیت کار شامراو؟ بینگیوار نے فصل کٹائی تجربات سے متعلق تفصیلی رہنمائی فراہم کی۔ انہوں نے تجرباتی پلاٹ کی منتخب کرنے کے اصول، پیداوار ماپنے کے طریقے، معلومات کا تجزیہ اور رپورٹ پیش کرنے کے طریقہ کار کا عملی مظاہرہ کیا۔ اس کے علاوہ فصل کے درست تخمینے کے دوران ہونے والی عام غلطیوں اور ان کے حل پر بھی تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اس ورکشاپ میں سب ڈویژنل آفیسرز، زراعت کے ڈپٹی آفیسرز، تحصیلدار، بلاک ڈیولپمنٹ آفیسرز، تعلقہ زراعت آفیسرز، ریونیو، ضلع پریشد اور محکمہ زراعت کے سپروائزری افسران وفیلڈ اسٹاف موجود تھے۔ اس تربیتی ورکشاپ کی کامیابی کے لیے تحصیلدار ویپین پاٹل، معاون افسر بالا صاحب بھراڑے، تکنیکی مشیر گووند دیشمکھ، سپریا وایول، وسنت جاری کوٹے وغیرہ نے بھرپور محنت کی۔

ممبئی میں اقلیتی طالبات کے لیے انجینئرنگ کالج قائم کرنے کا فیصلہ

اقلیتی طلبہ کے لیے تعلیمی قرض اور وظائف کی اسکیمیں مؤثر انداز میں نافذ کی جائیں گی

ممبئی: شہر کے انوشکتی نگر علاقے میں میونسپل اسپورٹس کمپلیکس کی تعمیر، چمبور کے انیک علاقے میں اقلیتی طالبات کے لیے انجینئرنگ کالج کے قیام اور اقلیتی طلبہ کو تعلیمی قرض و وظائف کے ذریعے اعلیٰ و بیرونی تعلیم کے مواقع فراہم کرنے جیسے تین اہم فلاحی فیصلے حکومت مہاراشٹر کی جانب سے لیے گئے ہیں۔ ان فیصلوں کے پس پشت انوشکتی نگر حلقے کی رکن اسمبلی ثنا ملک شیخ کی بھرپور کوششیں اور مسلسل پیروی شامل رہی ہے، جنہوں نے ان منصوبوں کے لیے اعلیٰ سطح پر بارہا نمائندگی کی۔ گزشتہ روز منترالیہ میں منعقدہ اہم اجلاس میں این سی پی کے سینئر لیڈر اور سابق وزیر نواب ملک بھی موجود تھے۔ یہ تمام فیصلے ثنا ملک شیخ اور نواب ملک کی کاوشوں کا نتیجہ ہیں، جن کی جدوجہد کے سبب حکومت نے ان ترقیاتی اقدامات کو منظوری دی۔ انوشکتی نگر میں میونسپل اسپورٹس کمپلیکس کی تعمیر کے منصوبے کو سرعت دینے کے لیے اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ کھیل کود کے لیے مختص اراضی کو محصولاتی محکمہ کی ہم آہنگی سے فوری طور پر ممبئی میونسپل کارپوریشن کے حوالے کر دیا جائے۔ اس اسپورٹس کمپلیکس کے قیام کا مقصد ممبئی کے نوجوان کھلاڑیوں کو عالمی معیار کی تربیت اور سہولیات فراہم کرنا ہے، تاکہ وہ ریاستی، قومی اور بین الاقوامی مقابلوں میں نمایاں کارکردگی پیش کرسکیں۔ اجلاس میں واضح ہدایت دی گئی کہ تعمیراتی کام میں کسی قسم کی تاخیر نہ ہو اور تمام متعلقہ محکمے ہم آہنگی سے فوری عمل درآمد کو یقینی بنائیں۔ اسی اجلاس میں ایک اور اہم فیصلہ یہ لیا گیا کہ چمبور کے انیک علاقے میں اقلیتی طبقے سے تعلق رکھنے والی طالبات کے لیے ایک انجینئرنگ کالج قائم کیا جائے گا۔ اس کالج کے قیام کے لیے نہ صرف تدریسی عملے کی آسامیاں تخلیق کی جائیں گی بلکہ ادارے کی تعمیر، دیکھ بھال اور انتظامی ڈھانچے کی مکمل ذمہ داری بھی سنبھالی جائے گی۔ یہ تعلیمی ادارہ اقلیتی لڑکیوں کو تکنیکی تعلیم کے ذریعے بااختیار بنانے اور انہیں خود کفالت کی راہ پر گامزن کرنے میں مددگار ثابت ہوگا۔ اس کے ساتھ ہی چھترپتی سمبھاجی نگر میں قائم اقلیتی تحقیق وتربیتی ادارے کی فعالیت کو مزید مؤثر بنانے کے لیے خالی عہدوں پر فوری تقرری کا بھی فیصلہ کیا گیا ہے۔ اجلاس میں اقلیتی طلبہ کے لیے تعلیمی قرض و وظائف کی اسکیمات کو وسعت دینے کا بھی فیصلہ ہوا۔ انا صاحب پاٹل اقتصادی ترقیاتی کارپوریشن کی طرز پر مولانا آزاد اقلیتی مالیاتی ترقیاتی کارپوریشن کے تحت 'مدت قرض اسکیم' اور 'ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام تعلیمی قرض اسکیم' کے لیے بجٹ مختص کیا جائے گا۔ ان اسکیمات کے تحت اقلیتی طلبہ نہ صرف ملک کے اندر بلکہ بیرون ملک بھی اعلیٰ تعلیم حاصل کرسکیں گے۔ ہر سال طلبہ کی مخصوص تعداد کو ان اسکیموں کے ذریعے فائدہ پہنچانے کے لیے وظائف کا دائرہ کار بھی وسیع کیا جائے گا۔ ان اسکیمات کی شفاف اور مؤثر عمل آوری کو یقینی بنانے کے لیے واضح رہنما خطوط طے کیے جائیں گے تاکہ واقعی مستحق طلبہ تک ان کا فائدہ پہنچ سکے۔ اس ضمن میں ثنا ملک نے میڈیا سے بات کرتے ہوئے کہا کہ ریاستی حکومت اقلیتی برادری کی تعلیمی، سماجی اور معاشی ترقی کے لیے پوری طرح پُرعزم ہے اور ان فلاحی اسکیمات کو زمینی سطح پر نافذ کرنے میں کوئی کسر باقی نہیں رکھی جائے گی۔ حکومت نے اقلیتوں اور نوجوانوں کی ترقی سے متعلق ان تینوں بڑے اقدامات کو منظوری دی، جو نہ صرف ممبئی بلکہ ریاست بھر کے ہزاروں افراد کی زندگیوں میں مثبت تبدیلی کا پیش خیمہ ثابت ہوں گے۔

شاندار خدمات پر پولیس افسران واہلکاروں کو اسناد سے نوازا گیا

ناندیڑ26جولائی (ورق تازہ نیوز) ناندیڑ ضلع پولیس سپرنٹنڈنٹ ابیناش کمار نے ناندیڑ ضلع کے پولیس افسران اور اہلکاروں کی حوصلہ افزائی اور مستقبل میں بہتر کارکردگی کے مقصد کے ساتھ آج 26 جولائی کو ایس پی آفس میں شاندار کارکردگی دکھانے والے افسران اور اہلکاروں کو تعریفی اسناد دے کر عزت افزائی کی۔ اس میں ناندیڑ ضلع کے پولیس افسران اور اہلکاروں کو پولیس اسٹیشن کی سطح پر بہترین تفتیش، سی سی ٹی این ایس ڈیٹا فیڈنگ، ای۔ شاکشیا، جرائم کی تفتیش، سمنز کی تعمیل، وارنٹ کی تعمیل وغیرہ میں شاندار کارکردگی پر عزت افزائی کی گئی۔ ان کے نام درج ذیل ہیں۔

بہترین تفتیش: پولیس اسٹیشن حمایت نگر: جرم نمبر 122/2025، دفعہ 103(1)، 309 بھارتیہ نیایا سنہیتا 2023 کے تحت، ایک مقدمہ میں 24 گھنٹوں کے اندر نامعلوم ملزم کی شناخت کرکے ملزم سے مقتولہ خاتون کے جسم سے زبردستی چوری کیے گئے سونے کے زیورات اور گھر سے نقد رقم سمیت کل 2,74,000 روپے کا مال ضبط کیا گیا۔ اس میں 1) پانے امول بھگت، 2) پولیس حوالدار نامدیو جادھو، 3) پولیس حوالدار بالاجی پاٹل، 4) پولیس کانسٹیبل چندرکانت ارکیلوار نے شاندار کارکردگی دکھائی۔ پولیس اسٹیشن وزیرآباد: جرم نمبر 246/2025، دفعہ 309(3)، 3(5) بھارتیہ نیایا سنہیتا 2023 کے تحت 10.5 تولہ سونے کے زیورات، کل 4,20,000 روپے مالیت کا مال چوری ہوا تھا۔ ملزم کی تلاش کرکے اسے گرفتار کیا گیا اور ملزم سے کل 4,20,000 روپے کا مال ضبط کیا گیا۔ اس میں 1) پولیس انسپکٹر پرمیشور کدم، 2) سب انسپکٹر راجو بٹانے، 3) پولیس کانسٹیبل رمیش سوریوانشی، 4) پولیس کانسٹیبل عمران شیخ نے شاندار کارکردگی دکھائی۔ سی سی ٹی این ایس ڈیٹا فیڈنگ: پولیس اسٹیشن دیگلور نے سی سی ٹی این ایس میں 71 فیصد ڈیٹا انٹری کرکے 143 پوائنٹس حاصل کیے۔ اس میں 1) پولیس انسپکٹر ماروتی منڈے، 2) اے ایس آئی کرنکلکرنی نے شاندار کارکردگی دکھائی۔ اسی طرح پولیس اسٹیشن سونکھیڑ نے سی سی ٹی این ایس میں 72 فیصد ڈیٹا فیڈ کرکے 144 پوائنٹس حاصل کیے۔ اس میں 1) سب انسپکٹر پانڈورنگ مانے، 2) خاتون پولیس کانسٹیبل سنیتا ہمپلے نے شاندار کارکردگی دکھائی

ای۔ شاکشیا ایپ (Sakshyae) میں کارکردگی: پولیس اسٹیشن ناندیڑ (دیہی) نے ای-شاکشیا ایپ کا استعمال کرکے 708 ایس ا?ئی ڈی بنائے، جن میں سے 624 ایس ا?ئی ڈی کو ایف ا?ئی ا?ر کے ساتھ لنک کیا گیا۔ اس میں پولیس انسپکٹر اومکانت چچولکر نے شاندار کارکردگی دکھائی۔ اسی طرح پولیس اسٹیشن مالاکولی نے ای۔ شاکشیا ایپ کا استعمال کرکے 54 ایس ا?ئی ڈی بنائے، جن میں سے 51 ایس ا?ئی ڈی کو ایف ا?ئی ا?ر کے ساتھ لنک کیا گیا۔ اس میں سب انسپکٹر مہیش مُلک نے شاندار کارکردگی دکھائی۔

جرائم کی تفتیش: پولیس اسٹیشن ناندیڑ دیہی نے جون 2025ء میں کل 162 جرائم کی تفتیش مکمل کی۔ اس میں پولیس انسپکٹر اومکانت چچولکر نے شاندار کارکردگی دکھائی۔ اسی طرح پولیس اسٹیشن وزیرا?باد نے جون 2025ء ؁ میں کل 101 جرائم کی تفتیش مکمل کی۔ اس میں پولیس انسپکٹر پرمیشور کدم نے شاندار کارکردگی دکھائی۔ پولیس اسٹیشن عثمان نگر نے جون 2025ء ؁ میں کل 58 جرائم کی تفتیش مکمل کی۔ اس میں سب انسپکٹر سنجے نلپتر یوار نے شاندار کارکردگی دکھائی۔

سمنز کی تعمیل: پولیس اسٹیشن مدکھیڑ نے 142 سمنز کی تعمیل کرکے 93 فیصد شرح برقرار رکھی۔ اس میں پولیس انسپکٹر دھیرج چوہان، پولیس حوالدار ترمبک دیشمکھ نے شاندار کارکردگی دکھائی۔ پولیس اسٹیشن دیگلور نے 199 سمنز کی تعمیل کرکے 90 فیصد شرح برقرار رکھی۔ اس میں پولیس انسپکٹر ماروتی منڈے، پولیس حوالدار چندرکانت بھاگیونت نے شاندار کارکردگی دکھائی۔ پولیس اسٹیشن سونکھیڑ نے 82 سمنز کی تعمیل کرکے 98 فیصد شرح برقرار رکھی۔ اس میں سب انسپکٹر پانڈورنگ مانے، پولیس کانسٹیبل دگمبر کاوھالے، پولیس کانسٹیبل گنیش سانجورے نے شاندار کارکردگی دکھائی۔ پولیس اسٹیشن اسلاپور نے 130 سمنز کی تعمیل کرکے 88 فیصد شرح برقرار رکھی۔ اس میں سب انسپکٹر امیش بھوسلے، پولیس کانسٹیبل گیانن ناگرگوجے نے شاندار کارکردگی دکھائی۔ پولیس اسٹیشن اردھاپور نے 65 وارنٹ کی تعمیل کرکے 87 فیصد شرح برقرار رکھی۔ اس میں پولیس انسپکٹر چندرشیکھر کدم، سب انسپکٹر بالاجی کوکاٹے نے شاندار کارکردگی دکھائی۔

وارنٹ کی تعمیل: پولیس اسٹیشن کنڈلواڑی نے 17 وارنٹ کی تعمیل کرکے 100 فیصد شرح برقرار رکھی۔ اس میں سب انسپکٹر جنیشور رشندے، پولیس کانسٹیبل مرزا فیاض بیگ نے شاندار کارکردگی دکھائی۔ پولیس اسٹیشن سندکھیڑ نے 43 وارنٹ کی تعمیل کرکے 78 فیصد شرح برقرار رکھی۔ اس میں سب انسپکٹر رمیش جادھو، پولیس حوالدار رگھوناتھ مداوی نے شاندار کارکردگی دکھائی۔

شاندار کارکردگی: ایس پی آفس ناندیڑ کے پولیس افسران اور اہلکاروں نے فالو اپ کرکے اور رہنمائی کے ذریعے آئی گوٹ کرم یوگی ایپ (AppKarmyogGot) کے ذریعے 100 فیصد افسران اور 97 فیصد اہلکاروں کی رجسٹریشن اور 05 تربیتی سرٹیفکیٹس کی تکمیل کروائی۔ اس میں سب انسپکٹر محترمہ چرچاڈہالے، پولیس حوالدار رنجیت نرواڑے، خاتون پولیس کانسٹیبل امرین شیخ، خاتون پولیس حوالدار گوداوری کنڈگیر، پولیس کانسٹیبل گیانیشور ینااور، پولیس کانسٹیبل دیپک راٹھوڑ نے شاندار کارکردگی دکھائی۔ ضلع پولیس سپرنٹنڈنٹ ابیناش کمار نے مذکورہ بالا افسران اور اہلکاروں کو عزت افزائی کرکے مستقبل میں بھی بہتر کارکردگی دکھانے کے لیے نیک خواہشات پیش کیں۔

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کرکے 229-6-4، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: محمد نقی *(پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لیے ذمہ دار)
Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui
POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile 8055362952-9325610858 Office: 2nd Floor, Ismail Market,Chowk Bazaar Nanded

کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔